www.KitaboSunnat.com

حدیث و سنت — مولانا مفتی محمد عبدہ الفلاح

امام نسائی اور سُنن نسائی

(۲۱۵ تا ۳۰۳ھ)

ابو عبدالرحمٰن ‘احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر الخراسانی ‘النسائی صاحبُ ”السنن“

”نساء“ کی طرف نسبت

خراسان کا ایک شہر ہے جو ”سرخس“ سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے۔ ابن خلکان لکھتے ہیں:

وَھِیَ مَدِیْنَۃٌ بِخُرَاسَانَ خَرَجَ مِنْھَا جَمَاعَۃٌ مِنَ الْأَعْیَانِ“ ا۔

یعنی ”نساء خراسان کا ایک مشہور شہر ہے جہاں سے بہت سے اربابِ فن مشہور ہوئے ہیں۔“ امام نسائی بھی اس کی طرف ہی منسوب ہیں۔

ولادۃ ونشأۃ

امام موصوف تقریباً ۲۱۵ھ کو پیدا ہوئے ان کا قول ہے: ۲۔

یُشْبِہُ اَنْ یَکُوْنَ مَوْلَدِیْ فِیْ سَنَۃِ ۲۱۵ ھ

موصوف کی ابتدائی تعلیم کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا تاہم اس دور میں خراسان کا علاقہ علم و فن کا مرکز تھا بہت سے اربابِ فضل و کمال موجود تھے اس لئے قیاس یہی چاہتا ہے کہ موصوف کی ابتدائی تعلیم بھی یہیں پر ہوئی ہوگی‘ علامہ ذہبی لکھتے ہیں ”طَلَبَ الْعِلْمَ فِیْ صِغَرِہٖ“ یعنی بچپن میں علم کا شوق دامن گیر ہو گیا تھا۔ ۳۔

---

(۱) الوفیات ج ۱ ص ۶۶‘ البلدان ۲۶۸/۸ نیز بستان المحدثین

(۲) تہذیب التہذیب (ج ۸ ص ۳۰۸--۳۶۱)

(۳) النبلاء ۱۲۵/۱۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سماعِ حدیث کے لئے رحلہ اولیٰ

محدثین نے طلبِ حدیث کے لئے رحلت کا ضابطہ مقرر کیا ہے یعنی یہ کہ طالب علم پہلے اپنے اہلِ بلدہ سے حدیث حاصل کرے اس کے بعد سفر کرے اور جو حدیث حاصل نہیں ہوئی اسے حاصل کرنے میں کوشش کرے۔

خطیب بغدادی رحلت کے مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

طلبِ حدیث کے لئے سفر سے دو مقصد ہوتے ہیں۔

(الف) "علوِ اسناد" اور "قِدَمِ سماع" کا حاصل کرنا

(ب) حفاظِ حدیث سے ملاقات اور ان سے مذاکرہ واستفادہ

یہ دونوں چیزیں اگر اپنے شہر میں حاصل ہو جائیں تو سفر کی ضرورت نہیں ہے۔ ۴؎

چنانچہ امام نسائی نے بھی انہی دو مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے طلب حدیث کے لئے سفر کئے اور سب سے پہلے قتیبہ بن سعید البغلانی کی خدمت میں حاضر ہوئے "بغلان"... بلخ کے نواحی میں ایک پُرفضا قصبہ ہے۔ بعض نے اس کا نام "طخارستان" بھی نقل کیا ہے "بلدان" میں ہے: وَهِيَ مِنْ أَنْزَهِ بِلَادِ اللّٰهِ کہ یہ بہت ہی پاکیزہ شہر ہے۔ اور علامہ سمعانی نے الانساب میں لکھا ہے: "بَلْدَةٌ بِنَوَاحِي بَلْخٍ" اور میرا خیال ہے کہ طخارستان سے قریب ہے اور اس شہر کو آب و ہوا کے لحاظ سے نہایت صحت افزا مقام حاصل ہے۔ محدث کبیر قُتیبہ بن سعید بن جمیل بھی اسی شہر میں سکونت پذیر تھے۔

قُتیبہ بن سعید محدث (المتوفی ۲۴۰ھ)

موصوف بڑے پایہ کے محدث تھے امام ذہبی نے ان کو "شیخُ الحفاظ" اور "محدثِ خراسان" کے لقب سے یاد فرمایا۔ ۵؎ ابن عدی لکھتے ہیں:

"ان کا اصل نام یحییٰ ہے اور قتیبہ لقب' ابنِ مندہ نے ان کا اصل نام علی بتایا ہے۔ ائمہ خمسہ نے ان سے روایت کی ہے اور ابن ماجہ ان سے امام ذُہلی کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کو امام مالک' لیث بن سعد' ابن لہیعہ' رِشدین بن سعد اور ان کے ہم طبقہ سے شرفِ روایت

---

(۴) الجامع لاخلاق الراوی والسامع

(۵) تذکرہ ۴۴۶ ج ۲' النبلاء ۱۱/ ۱۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہے اور ابو العباس محمد بن اسحاق السراج سے آخری راوی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں:

"وَهُوَ آخِرُ مَنْ سَمِعَ ابْنَ لَهِيعَةَ"

امام ذہبی کا بیان ہے کہ میں نے ان کا مستقل ترجمہ لکھا ہے اور تقریباً اسّی (۸۰) احادیث ان کے عوالی سے ذکر کی ہیں۔ ٦ ۔

امام بخاری نے ان سے ۳۰۸ اور امام مسلم نے ۶۶۸ احادیث بیان کی ہیں۔ ۷ ۔

امام نسائی نے ۲۳۰ھ میں ان کی طرف رحلت کی اور ایک سال کامل ان کے پاس قیام کیا لیکن ابنِ لہیعہ کی کتاب سے روایت میں احتراز کیا اور سنن یا غیر سُنن میں ان سے کوئی روایت درج نہیں کی۔ نیز امام نسائی نے قتیبہ بن سعید سے جمع فی السفر والی حدیث روایت نہیں کی کیونکہ قتیبہ اس حدیث کے روایت کرنے میں لیث سے منفرد ہے اور ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے اس حدیث کو معلول قرار دیا ہے۔ ہاں ابو داؤد نے (حدیث نمبر: ۱۲۲۰) باب الجمع بین الصلاتین میں اور ترمذی نے یہ حدیث قتیبہ سے روایت کی ہے۔ امام ترمذی لکھتے ہیں:

"هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهٖ قُتَيْبَةُ لَانَعْرِفُ رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرُهُ"

امام حاکم "علوم الحدیث" میں لکھتے ہیں:

رَوَاهُ اَئِمَّةٌ ثِقَاتٌ وَ هُوَ شَاذُ الْمَتْنِ وَالاِسْنَادِ

تاہم یہ حدیث معلول نہیں ہے۔ ۸ ۔ اور معاذ بن جبل سے ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔ ۹ ۔ لیکن اس میں بھی جمعُ التقدیم کے لفظ کے ساتھ نہیں ہے اور ائمہ حدیث نے استغراب کی وجہ سے اس کو روایت کیا ہے اور جمع تقدیم کی قید کے ساتھ صرف قتیبہ نے روایت کی ہے جو کہ ابو داؤد اور ترمذی کے علاوہ مسند احمد ۲۴۱/۵ اور دار قطنی ۳۹۳/۱ اور بیہقی ۱۶۳/۳ میں ہے۔

علاوہ ازیں امام نسائی نے خراسان، حجاز، مصر، عراق، جزیرہ، شام اور ثغور کی طرف بھی رحلت کی اور مشاہیر سے حدیث کا سماع کیا پھر مصر کو اپنا وطن بنا لیا اور زقاقُ القنادیل میں مقیم ہو گئے جو امراء کی آبادی تھی اور ہر لحاظ سے پُر رونق محلہ تھا۔

---

(٦) النبلاء ۱۴/۱۱

(۷) تہذیب ۳۵۸/۸-۳۶۱

(۸) معرفہ علوم الحدیث ص ۱۱۹-۱۲۰

(۹) ابو داؤد رقم ۱۲۰۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیوخ کی فہرست

علامہ ذہبی نے شیوخ کی فہرست لکھی ہے مگر اُن میں نو شیوخ وہ ہیں جو آئمہ ستہ کے مشترکہ شیوخ شمار ہوتے ہیں:(۱) محمد بن بشار بندار (۲۵۲ھ)--(۲) محمد بن مثنی ابو موسیٰ (۲۵۲ھ)--(۳) زیاد بن یحییٰ الحمانی (۲۵۴ھ)---(۴) عبادبن عبد العزیز الغبری (۲۶۴ھ)---(۵) ابو حفص عمربن علی الفلاس---(۶) ابو سعید الاشج عبداللہ بن سعید الکندی ---(۷) محمد بن معمر القیسی البحرانی (۲۵۶ھ)---(۸) یعقوب بن ابراہیم دورقی---(۹) نصربن علی الجھضمی (۲۵۰ھ)- ۱۰ے

تلامذہ

علامہ مزی "تہذیبُ الکمال" میں لکھتے ہیں: امام نسائی سے خلقِ کثیر نے حدیث اخذ کی ہے اور موصوف روایت میں مشہور و معروف تھے۔ لیکن ہم مختصر طور پر چند ایک اہم تلامذہ کے اسماء درج کرتے ہیں جن میں سنن النسائی الکبریٰ اور المجتبی کے رواۃ بھی شامل ہیں۔

(۱) المحدث الامام ابو علی حسن بن الخضر بن عبداللہ الاسیوطی (۳۶۱ھ)

امام ذہبی لکھتے ہیں: ۱۱ے

"یَرْوِیْ عَنِ النَّسَائِیِّ سُنَنَهٗ وَ عَنْ جَمَاعَةٍ مَاتَ سَنَةَ ۳۶۱ھ"

اور قراءت احمد بن نصر نیسابوری المقری اور ابو شعیب صالح بن زیاد السوسی سے حاصل کی ہے۔

اور تاریخ اسلام میں ان کے کبار شیوخ مذکور ہیں' اسحاق بن راھویہ' ہاشم بن عمار عیسیٰ بن حماد' حسین بن منصور السلمی' عمرو بن زراۃ' محمد بن النضر المروزی' سوید بن نصرابو کریب وغیرہم

لیکن انساب سمعانی اور یاقوت بلدان میں سن وفات (۳۷۲ھ) درج ہے' تاہم پہلا قول صحیح ہے۔

(۲) ابن الاحمر- ابوبکر محمد بن معاویہ بن عبدالرحمٰن الاموی القرطبی المعروف بابن الاحمر المتوفی (۳۵۸ھ)... علامہ ذہبی لکھتے ہیں: ۱۲ے

---

(۱۰) مقدمہ شرح ترمذی لاحمد محمد شاکر' تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۴۳۶- النبلاء ۱۴/ ۱۲۷

(۱۱) تذکرہ ۳/ ۹۲۰ والنبلاء ۱۶/ ۹۳

(۱۲) النبلاء' ۱۶/ ۶۸ وراجع لترجمتہ: الانساب ۱/ ۲۶۳' البلدان' العبر ۲/ ۳۲۴ حسن الحاضرہ ۱/ ۳۷۰' النبلاء ۱۶/ ۹۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارْتَحَلَ اِلَی الْمَشْرِقِ فَسَمِعَ مِنْ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیّ وَغَیْرِہٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الْاَنْدُلُسِ وَجَلَبَ اِلَیْھَا السُّنَنَ الْکَبِیْرَ لِلنَّسَائِیِ وَحَمَلَ النَّاسُ عَنْہُ

(۳) ابنِ حبان - علامہ حافظ شیخ خراسان ابو حاتم محمد حبان البستی الدارمی بہت سی کتب کے مصنف ہیں - علامہ ذہبی لکھتے ہیں: ۱۳ ؎

اَکْبَرُ شَیْخٍ لَقِیَہٗ اَبُوْ خَلِیْفَۃَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ سَمِعَ مِنْہُ بِالْبَصْرَۃِ...وَسَمِعَ بِمِصْرَ عَنْ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیِّ

ان کی تالیفات میں "الانواع والتقاسیم"... "التاریخ" اور "کتاب الضعفاء" مشہور ہیں اور دو ہزار سے زیادہ شیوخ سے روایت کا شرف حاصل ہے۔

(۴) ابن حیویہ - الشیخ الامام المعمر الفقیہ، قاضی ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا بن حیویہ النیسابوری ثم المصری - انہوں نے امام ابو عبدالرحمٰن نسائی سے سماع کیا اور عبدالغنی الحافظ علی بن محمد الخراسانی الفیاس اور دارقطنی نے ان سے اخذ کیا - (۳۶۶ھ) میں فوت ہوئے - ۱۴ ؎

(۵) ابو العباس ابیض بن محمد بن حارث بن ابیض بن اسود بن نافع القرشی الفہری المصری.. امام ذہبی ان کے متعلق لکھتے ہیں: ۱۵ ؎

آخِرُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَصْحَابِ النَّسَائِیِّ کَانَ عِنْدَہٗ مَجْلِسَانِ فَقَطْ

ان سے حافظ عبدالغنی اور یحییٰ بن علی الطحان اور ایک جماعت نے روایت کی ہے سنہ ۲۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۳۷۷ھ میں فوت ہوئے انہوں نے اپنے والد محمد بن ابیض، ابو محمد بن النحاس سے بھی روایت کی ہے - ۱۵ ؎

(۶) الحسن بن رشیق ابو محمد العسکری المصری - محدث اور مُسنِد مصر تھے - سنہ ۲۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۳۷۰ میں فوت ہوئے - علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

وَسَمِعَ مِنْ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیِّ فَاَکْثَرَ طَالَ عُمُرُہٗ وَ عَلَا اِسْنَادُہٗ

---

(۱۳) النبلاء ۱۶/ ۹۳ راجع لترجمتہ: و تذکرہ ۳/ ۹۲۰ و شذرات ۳/ ۱۶، النبلاء ۱۶/ ۱۶۰، النجوم ۴/ ۱۲۸، تاج العروس (مادہ "حی") والعبر ۲/ ۳۴۲، البدایہ والنھایہ ۱۶/ ۱۶۰

(۱۴) الاکمال ۲/ ۳۶۰، العبر ۲/ ۳۴۲، حسن المحاضرہ ۱/ ۴۰۲، النجوم الزاہرہ ۴/ ۱۲۸ شذرات ۳/ ۵۷، تاج العروس مادہ (حی) النبلاء ۱۶/ ۱۶۰

(۱۵) راجع النبلاء ۱۶/ ۳۱۸، وایضاً العبر ۳/ ۴، حسن المحاضرہ ۱/ ۳۷۰، شذرات ۳/ ۸۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ ذَا فَهمٍ وَ مَعرِفَةٍ وَّ كَانَ مُحَدِّثَ مِصرَ فِي زَمَانِهٖ ١٦۔

(۷) ابوبکر احمد بن محمد بن اسماعیل البناء ابن المهندس، سمع الدولابي وغیره..... توفی سنہ ۳۸۵ھ آپ کے بارے میں ہے:

وَ كَانَ مُكثِرًا، وَاَخطأَ مَن قَالَ: اِنَّهٗ سَمِعَ مِنَ النَّسَائِي وَ رَوَى عَنهُ الحَافِظُ عَبدُ الغَنِي عَدَدًا كَثِيرًا وَ انتَقَى عَلَيهِ الحُفَّاظُ وَ كَانَ ثِقَةً، عَاشَ تِسعِينَ سَنَةً ١٧۔

(۸) ابو عبداللہ البیانی محمد بن قاسم بن محمد بن سیار الامام الحافظ الکبیر

امام ذہبی لکھتے ہیں: ١٨۔

سَمِعَ اَبَاهُ وَبَقِيَّ بنَ مَخلَدٍ وَ مُحَمَّدَ بنَ وَضَّاحٍ وَفِي رِحلَتِهٖ مِن اَبِي عَبدِ الرَّحمٰنِ النَّسَائِي وَغَيرِهِم قَالَ اَبُو مُحَمَّدٍ الِبَاجِيُّ لَم اُدرِك بِقُرطُبَةَ مِنَ الشُّيُوخِ اَكثَرَ حَدِيثًا مِنهُ

علامہ ذہبی مزید لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ وہ عالم ثقہ اور رأس فی الشروط و عقد الوثائق تھے۔ ١٩۔

(۹) ابن الحداد۔ الامام العلامہ الثبت، شیخ الاسلام، ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن جعفر الکنانی المصری الشافعی۔ ابن الحداد، صاحب "کتاب الفروع" فی المذهب سنہ ۲۶۴ھ میں مولود ہوئے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں۔ ٢٠۔

سَمِعَ الفَريَابِيَّ وَ خَلقًا.. وَلَازَمَ النَّسَائِيَّ كَثِيرًا وَ تَخَرَّجَ بِهٖ، وَعَوَّلَ عَلَيهِ وَ اكتَفَى بِهٖ وَقَالَ: جَعَلتُهٗ حُجَّةً فِيمَا بَينِي وَ بَينَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ كَانَ فِي العِلمِ بَحرًا لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ.. لَهٗ بَصَرٌ بِالحَدِيثِ وَ رِجَالِهٖ

ان کی بعض تالیفات بھی مشہور ہیں۔ "کتاب ادب القاضی" ٢١۔ چالیس اجزاء میں ہے

---

(۱۶) راجع لترجمته: تذکرۃ الحفاظ ۹۵۹/۳، العبر ۳۵۵/۲، میزان الاعتدال، الوافی ۱۶/۱۲۔ غایة النهایه ۲۱۲/۱، طبقات الحفاظ ۳۸۴، النجوم الزاہرہ ۱۳۹/۴، حسن المحاضرہ ۳۲۵/۱، شذرات ۷۱/۳، والنبلاء ۲۸۰/۱۶

(۲۱) فی التذکرہ "ادب القضا"

(۱۷) النبلاء ۳۶۳/۱۶، العبر ۲۷/۳، تاریخ اسلام، حسن المحاضرہ ۳۷۰/۱، شذرات ۱۱۳/۳

(۱۸) النبلاء ۲۵۴/۱۶، تاریخ علماء الاندلس ۲۶/۲، العبر ۲۰۹/۲، شذرات ۳۰۹/۲

(۱۹) دیکھئے تذکرۃ الحفاظ ۸۴۵/۳

(۲۰) النبلاء ۴۴۵/۱۵ وراجع: الانساب ۷۱/۴ والمنتظم ۳۷۹/۶، وفیات ۱۹۷/۴، تذکرۃ الحفاظ ۸۹۹/۳، طبقات الشافعیه ۷۹/۳، البدایہ ۲۲۹/۱۱، النجوم الزاہرہ ۳۱۳/۳، شذرات ۳۶۸/۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور "کتابُ الفرائض" ایک سو جز کے قریب ہے۔ (محدثین کے عرف میں ایک جزء تقریباً ۲۰ ورق) اسحاق بن راہویہ ان کو الشافعی الامام کے لقب سے یاد کرتے جس روز المزنی صاحبُ الشافعی فوت ہوئے اسی روز ابن الحداد پیدا ہوئے ۲۲۔ امام دار قطنی کہتے ہیں:

اِبنُ الحَدَّادِ کَثِیرُ الحَدِیثِ لَم یُحَدِّث عَن غَیرِ النَّسَائِیِ
وَ قَالَ رَضِیتُ بِہٖ حُجَّۃً بَینِی وَ بَینَ اللّٰہِ تَعَالٰی ۲۳۔

امام نسائی کی کتاب خصائص کے راوی ہیں۔ ابنُ الحداد کا بیان ہے کہ میں ابنُ الاخشید ملکِ مصر کی مجلس میں گیا تو اس نے مجھ سے سوال کیا: ابوبکر، عمر اور علی میں سے افضل کون ہے؟
تو میں نے جواب دیا۔ اِثنَینِ حِذَاءَ وَاحِدٍ، یعنی دو ایک کے مقابلہ میں ہیں۔ اس پر اس نے دوبارہ سوال کیا: اَیُّہُمَا اَفضَلُ، ابوبکر اَو علی؟
تو میں نے کہا: اِن کَانَ عِندَکَ فَعَلِیٌّ وَاِن کَانَ بَرًّا فَاَبُوبَکرٍ ۲۴۔
تو اس پر وہ ہنس پڑا، آپ رحمہ اللہ سنہ ۳۴۵ھ یا ۳۴۴ھ میں فوت ہوئے۔

(۱۰) عبدالکریم بن ابی عبدالرحمٰن النسائی ۲۵۔: یہ امام نسائی کے صاحبزادے ہیں۔

(۱۱) علی بن ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی (۳۵۱ھ) ۲۶۔ یہ علماء حنفیہ سے ہیں اور ابو جعفر الطحاوی صاحبِ شرح معانی الاثار کے صاحبزادے ہیں۔

مذکورہ بالا رواۃ وہ ہیں جن کے نام ذکر کرنے کے بعد حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: ۲۵۔

"ھٰؤُلَاءِ رُوَاۃُ کِتَابِ السُّنَنِ"

(۱۲) ابنُ السّنی ۲۷۔

ان میں ابن السنی ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق الھاشمی الجعفری الدینوری کو بھی شامل کر لیا جائے تو کل رواۃ ۱۲ ہو جاتے ہیں۔ ابنُ السنی نے اولاً ابو خلیفہ الجمحی سے سماع کیا جو بقول ذہبی ان کے بڑے شیخ ہیں پھر انہوں نے امام نسائی سے "السنن" کا سماع کیا اور تصنیف و تالیف میں مشغول

---

(۲۲) توفی المزنی سنہ ۲۶۴، طبقات ۲/ ۹۳

(۲۳) طبقات الشافعیہ للسبکی ۳/۸۱

(۲۴) بَرًّا: علانیۃً

۲۵۔: تہذیب التہذیب ج ۱/ ص ۳۷

۲۶۔: تہذیب التہذیب ج ۱/ ص ۳۷

(۲۷) راجع الاکمال لابن ماکولا ۴/ ۵۰۱، الانساب ۷/ ۱۸۶، تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۹۳۹، طبقات سبکی ۳/ ۳۹، الاعلان بالتوبیخ ۱۴۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے ان کی کتاب "الیوم واللیلہ" مشہور تر کتاب ہے اور اذکار میں کامل کتاب سمجھی جاتی ہے اور نسائی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ" سے عمدہ شمار ہوتی ہے۔ امام ذہبی لکھتے ہیں:

وَھُوَ مِنَ الْمَرْوِیَّاتِ الْجَیِّدَۃِ

پھر ابن السنی نے امام نسائی سے سماع کے بعد "السنن" کو مختصر کیا۔ جس کا تذکرہ امام نسائی کی تالیفات میں ہو گا اور بقیہ رواۃ جن کے متعلق رواۃ السنن کی تصریح ملتی ہے اور حافظ ابن حجر نے ان کا ذکر کیا ہے وہ "السنن" کے رواۃ ہیں کیونکہ "المجتبیٰ" کے امام نسائی کی تالیف ہونے میں اختلاف ہے۔ ۲۸۔

اضافہ

یہ وہ رواۃ "السنن" ہیں جن کا علامہ مزی اور پھر حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے مگر ایک راوی وہ ہے جس کا علامہ مزی یا حافظ ابن حجر میں سے کسی نے ذکر نہیں کیا اور وہ ہے مسعود بن علی بن الفضل البجانی۔ ان کی کنیت ابو القاسم ہے۔ مصر میں امام نسائی سے ان کی تاریخ کا سماع کیا اور پھر بعد میں السنن کا' چنانچہ عزالدین ابن الاثیر لکھتے ہیں:

رَوَی عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیِ السُّنَنَ لَہٗ

اور علامہ ذہبی نے "المشتبہ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے:

اَلْبَجَانِیُّ بِالتَّثْقِیْلِ وَالْفَتْحِ نِسْبَۃُ بَجَّانَۃَ وَ مِنْھَا مَسْعُوْدُ بْنُ عَلِیِ الْبَجَانِیُّ حَمَلَ عَنِ النَّسَائِیِّ السُّنَنَ"

السنن کی روایت

اب ہم السنن کی روایت اور سند کو بیان کرتے ہیں جو شاہ ولی اللہ سے ابن السنی تک مذکور ہے۔ واضح رہے کہ ہمارے ہاں معروف ابنُ السنی کی روایت ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔

قاضی ابو نصر الکسار

احمد بن الحسین بن محمد بن عبد اللہ بن بران الدینوری .... علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

سَمِعَ سُنَنَ النَّسَائِیِّ الْمُخْتَصَرَ مِنَ الْحَافِظِ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ السُّنِّیِ وَ سَمَاعُہٗ لَہٗ مِنْہُ فِیْ سَنَۃ ۳۶۳ھ وَ حَدَّثَ بِہٖ فِیْ جَمَادَی الْاُوْلٰی سَنَۃ ۴۳۳ھ

(۲۸) النبلاء ۱۷/ ۶۵۶' حاشیہ تہذیب الکمال ۱/ ۳۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب علم و جلالت اور صحیح السماع تھے اس کتاب کی تحریف سے تھوڑا عرصہ بعد فوت ہو گئے ۲۹۔ پھر الکسار سے ابو محمد عبدالرحمٰن بن حمد الدونی نے روایت کی اور ان سے آخری راوی بالا جازہ مُسنِدِ اصبہان ابو علی الحداد (متوفی ۵۰۵ھ) ہیں ۳۰۔

ابو محمد الدونی

ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن الحسن بن عبدالرحمٰن الدونی۔ ۳۱۔

قریہ "دوَن" کے رہائشی تھے جو کہ ہمدان کے مضافات سے ہے۔ امام ذہبی لکھتے ہیں:

كَانَ آخِرَ مَنْ رَوىٰ "كِتَابَ الْمُجْتَبىٰ" مِنْ سُنَنِ النَّسَائِيِّ وَغَيْرَ ذٰلِكَ عَنِ الْقَاضِي اَبِيْ نَصْرِ الْكَسَّارِ صَاحِبِ ابْنِ السُّنِّيِّ

ان سے متعدد دفعہ روایت کی ہے لیکن اس اسناد میں ابن طاہر المقدسی مذکور ہیں۔ نیز ذہبی لکھتے ہیں:

"قَرَءَ عَلَيْهِ اَبُوْ طَاهِرِ السِّلَفِيُّ فِيْ سَنَةِ خَمْسِ مِائَةٍ بِالدُّوْنِ" كِتَابَ النَّسَائِيِّ.

شیرویہ کا قول كَانَ صَدُوْقًا مُتَعَبِّدًا سَمِعْتُ مِنْهُ السُّنَنَ اور سلفی نے کہا یہ سفیانی المذہب اور ثقہ تھے یعنی سفیان الثوری کے مقلد تھے۔ سنہ ۵۰۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابن طاہر المقدسی

العالم المسند ابو زرعہ طاہر بن حافظ محمد بن طاہر بن علی الشیبانی المقدسی ثم الرازی الہمدانی ش ۳۲

سنہ ۴۸۱ھ کو "ری" میں پیدا ہوئے۔ ابو منصور المقومی (م:۴۸۴ھ) مکی بن منصور الکرجی

---

(۲۹) النبلاء ۱۷/ ۵۱۴، شرح القاموس (ک س ر) (۳۰)

(۳۱) ترجمہ کے لئے: تاریخ الاسلام ۴/ ۱۶۵، دول الاسلام ۲/ ۳۰، العبر ۴/ ۲، النجوم الزاہرہ ۵/ ۱۹۷، شذرات ۴/ ۳، النبلاء ۱۹/ ۲۳۹

(۳۲) العبر ۴/ ۱۹۲، دول الاسلام ۲/ ۷۹، البدایہ ۱۲/ ۲۶۴، شذرات ۴/ ۲۱۷ والنبلاء ۲۰/ ۵۰۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(م:۴۹۱ھ) ۳۳۔ اور ابی القاسم بن بیان سے سماع کیا۔ اور متعدد مرتبہ حج کی بغداد پہنچ کر حدیث بیان کرتے

وَ تَفَرَّدَ بِالْكُتُبِ وَ الْاَجْزَاءِ وَ حَدَّثَ "اَلسُّنَنَ لِلنَّسَائِيِّ الْمُجْتَبٰى"
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمْدٍ الدُّوْنِيِّ

ان سے سمعانی' ابن الجوزی' عبداللطیف بن القبیطی اور ابوبکر محمد بن سعید بن الخازن نے روایت کی۔ عمر بن علی القرشی کا بیان ہے:

جب میں نے "سنن" ابن ماجہ کی قرأت ابو زرعہ پر شروع کی تو انہوں نے کہا: اَلْكِتَابُ سَمَاعِيْ مِنْ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ الْمُقَوِّمِيِّ وَ كَانَ سَمَاعِيْ فِيْ نُسْخَةٍ عِنْدِيْ بِخَطِّ اَبِيْ وَ فِيْهَا سَمَاعُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيِّ

قرشی کا بیان ہے کہ ہم نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ان کو واقعی مقومی سے "اجازہ" حاصل ہے۔ پس ان پر اگر مقومی کا سماع نہیں تو اجازةً تو مقروء ضرور ہے۔

مقومی سے ابو زرعہ کو 'کتاب "فضائل القرآن" لابی عبید' کا بھی اجازہ حاصل ہے جو سنہ ۴۸۴ھ کا ہے۔ لہٰذا انہوں نے چار سال کی عمر میں سماع کیا ہے اور انہی کے طریق سے ہم کو مسند الشافعی' المجتبیٰ اور سنن ابن ماجہ کا سماع حاصل ہے۔

سمعانی نے الذیل میں اس کا نام داؤد ذکر کیا ہے جو محض وہم ہے۔ یہ ایک تاجر تھے' علم کی واقفیت نہ تھی اس لئے انہوں نے اپنے باپ کی تمام کتب ابو العلاء العطار کے سپرد کر دیں سنہ ۵۳۶ھ میں فوت ہوئے۔ ۳۴۔

ابو طالب القبیطی (۶۴۱ھ)

ابو زرعہ سے قبیطی کو اجازہ حاصل ہے۔ قبیطی کا نام عبداللطیف بن محمد بن حمزہ ہے جو حرانی

---

(۳۳) ابو الحسن مکی بن منصور بن محمد بن علان الکرجی المعتمد (۳۹۰-۴۹۱)

علامہ ذہبی لکھتے ہیں: الشیخ الرئیس المسند المعمر' السلاو الکرج و الکرج بلدة من بلاد الجبل بین میہان وھمذان' حوالہ النبلاء ۱۹/۱۷، والعبر ۳/۳۳۱' تبصیر المنتبہ ۳/۱۲۰۹' شذرات ۳/۳۹۷'

ان سے حسب ذیل محدثین نے روایت کی:

۱۔ الفقیدہ ابو الحسن محمد بن عبد الملک الکرجی ۲۔ ابو المکارم احمد بن محمد بن علان ۳۔ ابو زرعہ طاہر بن محمد المقدسی وابوہ' ابو طاہر السلفی' سمع منہ مسند الشافعی

(۳۴) ترجمہ کے لئے: العبر ۴/۱۹۲' دول الاسلام ۲/۷۹' البدایہ ۱۲/۲۶۴' شذرات ۴/۲۱۷' النبلاء ۲۰/۵۰۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغدادی نسبت رکھتے ہیں۔ سنہ ۵۵۴ھ کو پیدا ہوئے۔ متعدد محدثین سے سماع کیا جن میں ابن البطی اور ابو زرعہ بھی شامل ہیں اور ان سے ابوالعباس ابن الشحنہ کو اجازہ حاصل تھا سنن ابن ماجہ کے سماع میں کچھ فوات ہے۔ سنہ ۶۴۱ھ کو فوت ہوئے کچھ اجزاء میں تفرد حاصل تھا۔۳۵۔

الحجّار (۷۳۰ھ)

ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ابی طالب الصالحی (المعروف بابن شحنہ) انہوں نے صحیح کا سماع الزبیدی سے کیا اور ستر سے زیادہ مرتبہ بخاری شریف کا درس دیا اور مخلوقِ خدا نے ان سے استفادہ کیا۔ ان کو بغداد سے ۱۳۸ شیوخ سے اجازہ حاصل ہے جو اصحابِ عوالی اور مُسندین ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے وقت کے مسند الدنیا ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

عُمِّرَ حَتّٰی اَلْحَقَ الْاَحْفَادَ بِالْاَجْدَادِ ۳۶۔

حجّار تک شاہ ولی اللہ کا سلسلۂ سند یہ ہے:

حجار' الزین زکریا ۹۲۶ھ والسیوطی (۹۱۱ھ)' اِن سے شیخ محمد بن احمد الرملی (۱۰۰۴ھ) وعن الرملی الشیخ احمد شناوی (۱۰۲۸ھ) وعنہ الشیخ احمد قشاشی (۱۰۷۱ھ)

وعن القشاشی الشیخ ابراہیم الکردی (۱۱۰۱ھ) وعن الکردی ابنہٗ الشیخ ابو طاہر الکردی (۱۱۴۵ھ) وعن ابی طاہر' شاہ ولی اللہ الدھلوی (۱۱۷۶ھ)

امام نسائی ...... معاصرین کی نظر میں !

علم و فضل

معاصرین میں سے بہت سے ائمہ اور اقران نے امام نسائی کی تعریف کی ہے۔ ابن عدی لکھتے ہیں: ۳۷۔

"میں نے فقیہ منصور اور احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی سے سنا کہ ابو عبدالرحمٰن النسائی امام من ائمۃ المسلمین ہیں"۔

---

(۳۵) العبر ۵/۱۶۸' النجوم ۶/۳۴۹ والنبلاء ۲۳/۷۷

(۳۶) الدُّرر الکامنہ ۱/۱۴۳' شذرات ۶/۹۳' فہرس الفہارس ۱/۲۵۲' البدایہ ۱۴/۱۵۰

(۳۷) النبلاء ۱۴/۱۳۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو علی نیشاپوری نے بھی آپ کو "امام فی الحدیث بلا مدافعہ" لکھا ہے۔ ابو سعید ابن یونس اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں:۳۷؎

"كَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِیُّ اِمَامًا حَافِظًا ثَبْتًا"

امام ذہبی نے کہا ہے کہ ابن یونس کی بات نہایت صحیح ہے کیونکہ ایک تو وہ باخبر حافظ ہیں اور دوسرے امام نسائی سے انہوں نے استفادہ بھی کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ تیسری صدی کے خاتمہ پر امام نسائی سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں تھا۔ وہ حدیث کے عِلَل و رجال کو امام مسلمؒ ابو داؤد اور ترمذی سے بھی زیادہ جانتے تھے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ فنونِ حدیث میں امام بخاری کے ہم پلہ سمجھے جاتے۔ آپ کے بارے میں ہی کہا گیا ہے: (وَهُوَ جَارٍ فِیْ مِضْمَارِ الْبُخَارِیِّ)

ابو عبد اللہ ابن مندہؒ لکھتے ہیں:

اَلَّذِيْنَ اَخْرَجُوا الصَّحِيْحَ وَ مَيَّزُوا الثَّابِتَ مِنَ الْمَعْلُوْلِ وَ الْخَطَأَ مِنَ الصَّوَابِ اَرْبَعَةٌ: البخاری، و مسلم، و ابو داؤد و ابو عبدالرحمن النسائی

امام حاکم لکھتے ہیں کہ میں نے دار قطنی کو متعدد مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا:۔

اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُقَدَّمٌ عَلٰى كُلِّ مَنْ يُّذْكَرُ بِهٰذَا الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ عَصْرِهٖ وَ كَانَ اَفْقَهَ مَشَائِخِ مِصْرَ فِیْ عَصْرِهٖ وَاَعْرَفَهُمْ بِالصَّحِيْحِ وَ السَّقِيْمِ مِنَ الْاٰثَارِ وَ اَعْلَمَهُمْ بِالرِّجَالِ

امام ذہبیؒ مامون مصری محدث (تلمیذ نسائی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

ہم امام نسائی کے ساتھ طرسوس گئے وہاں پر ائمہ کی ایک جماعت جمع ہو گئی جن میں عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابراہیم مربّع ابو الاذان اور کیلجہ (محمد بن صالح ابو بکر الانماطی) جیسے ممتاز علماءِ حدیث شامل تھے سب نے مشورہ کیا کہ شیوخ پر انتقاء امام نسائی کریں۔ چنانچہ امام نسائی کے انتخاب کو سب نے قلم بند کیا۔

ورع و امانت

حاملینِ حدیث میں سب سے ممتاز وصف ان کا ورع و امانت ہے کہ حدیث کے اخذ و اداء میں پوری دیانت داری سے کام لیتے۔ روایت و سماع سے پہلے یہ تسلی کر لیتے کہ شیخ میں عملی دیانت بھی پائی جاتی ہے یا نہیں؟ کیا اس کا سماع صحیح ہے چنانچہ یہ چیز اس قدر اہم ہے کہ اس پر "آدابُ الشیخ والسامع" کے نام سے مستقل کتابیں لکھی گئیں ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نسائی کے ورع و تقویٰ اور امانت و دیانت کے سلسلہ میں ایک واقعہ بہت مشہور ہے
ابن الاثیر "جامع الاصول" میں لکھتے ہیں۔۳۸۔

وَكَانَ وَرِعًا مُتَحَرِّيًا' قِيلَ إِنَّهُ أَتَى الْحَارِثَ بْنَ مِسْكِيْنٍ فِيْ زِيٍّ أَنْكَرَهُ
فَمَنَعَهُ' فَكَانَ يَجِيْئُ فَيَقْعُدُ خَلْفَ الْبَابِ وَيَسْمَعُ' وَلِذٰلِكَ مَا قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ
وَإِنَّمَا يَقُوْلُ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَأَنَا أَسْمَعُهُ

امام نسائی کا اعتقاد و مذہب

امام نسائی جمہور محدثین اور اہل السنہ کے ہم عقیدہ تھے اور شیخین کو حضرت علیؓ پر مقدم رکھتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود امام نسائی پر تشیع کی تہمت لگائی گئی حتی کہ شام میں نواصب نے ان کو شہید کر ڈالا۔ امام ذہبی لکھتے ہیں: ۳۹۔

وَهُوَ جَارٍ فِيْ مِضْمَارِ الْبُخَارِيِّ وَأَبِيْ زُرْعَةَ إِلَّا أَنَّ فِيْهِ قَلِيْلَ التَّشَيُّعِ وَ
انْحِرَافًا عَنْ خُصُوْمِ الْإِمَامِ عَلِيٍّ' كَمُعَاوِيَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاللّٰهُ يُسَامِحُهُ

لیکن ذہبی کی یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ ایک غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ اصل قصہ یہ ہے امام نسائی دمشق گئے تو انہوں نے دیکھا کہ لوگ حضرت علیؓ سے بہت منحرف ہو چکے ہیں تو انہوں نے اعتدال کی راہ بتانے کے لئے "خصائص علی" کتاب لکھی لیکن فضائل شیخین اور حضرت معاویہ پر کوئی کتاب نہیں لکھی۔ امام موصوف کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے خود ہی حقیقت حال بیان کر دی اور کہا۔ ۴۰۔

دَخَلْتُ دِمَشْقَ وَالْمُنْحَرِفُ بِهَا عَنْ عَلِيٍّ كَثِيْرٌ
فَصَنَّفْتُ كِتَابَ الْخَصَائِصِ رَجَوْتُ أَنْ يَهْدِيَهُمُ اللّٰهُ

پھر انہوں نے "فضائل صحابہؓ" پر کتاب لکھ کر اس تہمت کا ازالہ کر دیا اس پر کسی نے کہا کہ آپ معاویہ کے فضائل پر کیوں کتاب نہیں لکھتے تو امام نے جواب دیا:

أَيَّ شَيْئٍ أُخْرِجُ ؟ حَدِيْثَ اللّٰهُمَّ لَا تُشْبِعْ بَطْنَهُ ۴۱۔

تو سائل لاجواب ہو کر رہ گیا۔

---

(۳۸) ۱/۱۹۶ (۴۰) النبلاء ۱۴/۱۲۹

(۳۹) النبلاء ۱۴/۱۳۵، ۱۳۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید وضاحت

مسند علی اور الخصائص کی وجہ سے امام پر تشیع کا الزام لگایا جاتا ہے مگر یہ دونوں کتابیں "السنن الکبیر" کا حصہ ہیں اور السنن کے بعض نسخوں میں "الخصائص" بھی موجود ہے۔ للذا یہ مستقل کتابیں نہیں ہیں۔

حقیقتِ حال

اصل بات یہی ہے کہ حضرت معاویہ؄ کے فضائل کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے کتاب الفضائل میں بَابُ ذِکرِ مُعَاوِیَہ؄ کے عنوان سے ترجمہ قائم کیا ہے اور اس کے تحت حضرت ابن عباس کا قول ذکر کردیا ہے کہ حضرت معاویہ؄ نے ایک وتر پڑھا حضرت ابن عباس کا مولیٰ کریب یہ دیکھ کر حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا حضرت ابن عباس نے کہا:

دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ایک روایت میں ہے "فَإِنَّهُ فَقِيهٌ" .... تو اس سے امام بخاری نے ان کی فضیلت کی طرف اشارہ کردیا ہے کہ وہ صحابی ہیں اور صحابی بھی فقیہ تو پھر وہ کسی مسند اور اثر کے بغیر ایک وتر کیسے پڑھ سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صرف ایک وتر ثابت ہے۔ نفس مقالہ پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابن حجر نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایک وتر متعدد احادیث سے ثابت ہے للذا ابن التین شارح بخاری کا کہنا ہے: ان الوتر لم یقل بہ الفقہاء قابل استناد نہیں ہے ہاں بہتر یہ ہے کہ پہلے دو رکعت پڑھ لے اور اس کا وصل ضروری نہیں ہے بلکہ فصل بھی جائز ہے۔

خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ حافظ ابن حجر "تنبیہ" کے عنوان سے لکھتے ہیں:

امام بخاری نے حضرت معاویہ؄ کی فضیلت "باب ذکر معاویہ" کے عنوان سے ذکر کی ہے اور فضیلت یا منقبت سے تعبیر نہیں کیا کیونکہ ترجمۃ الباب کے تحت جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے فضیلت نہیں نکلتی صرف حضرت ابن عباس سے صحبت اور فقہ کی شہادہ مذکورہ ہے جو فی الجملہ فضیلت کے لئے

---

(۴۱) راجع للحدیث "مسند الطیالسی" رقم ۲۶۸۸ من طریق ابی عوانہ و اخرجہ مسلم فی البر واصلہ (۲۶۰۴) بلفظ آخر عن شعبہ انظر انساب الاشراف ۱۲۵/۴ وہو فی المسند ۲۴۰/۱، ۲۹۱، ۳۳۵، ۳۳۸، من طریق شعبہ وابی عوانہ حدیث ابن عباس والنبلاء ۱۲۹/۱۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافی ہے۔ ابن ابی عاصم ۴۲؎ نے حضرت معاویہ کے مناقب پر ایک کتاب لکھی ہے اسی طرح ابو عمر غلام ثعلب ۴۳؎ اور ابو بکر نقاش ۴۴؎ نے بھی اس باب میں کتابیں لکھی ہیں امام ابن الجوزی نے ان احادیث کو موضوعات میں درج کیا ہے اور آخر میں امام بخاری اور امام نسائی کے شیخ امام اسحاق بن راھویہ کا قول درج کیا ہے: "لَا یَصِحُّ فِیْ فَضْلِ مُعَاوِیَۃَ شَیْئٌ"

اس نکتہ کے پیش نظر امام بخاری نے اپنے شیخ کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے مناقب کے لفظ سے عدول کیا ہے لیکن اپنی دقتِ نظر سے حضرت معاویہ کی فضیلت پر۔۔ اور وہ بھی حضرت ابنِ عباس کے قول سے۔۔۔ استنباط کر کے روافض کے سر پر جوت لگا دیا ہے۔

امام نسائی نے بھی اپنے شیخ اسحاق بن راھویہ کے قول پر اعتماد کیا ہے اور حضرت معاویہ کی فضیلت پر کچھ نقل کرنے سے انکار کر دیا ہے اور یہی قصہ امام حاکم کا ہے کہ ان پر تشیع کی تہمت تھی۔ امام احمد بن حنبل نے بھی حضرت معاویہ کے بارے میں کسی حدیث کی صحت سے انکار کر دیا ہے اور ان کو "اِنَّ ھٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ" قرار دیا ہے۔ بحث کے خاتمہ پر حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

قَدْ وَرَدَ فِیْ مَنَاقِبِ مُعَاوِیَۃَ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَۃٌ لٰکِنْ لَیْسَ مِنْھَا مَا یَصِحُّ مِنْ طَرِیْقِ الْاِسْنَادِ وَبِذٰلِکَ جَزَمَ اِسْحَاقُ بْنُ رَاھُوْیَۃَ وَالنَّسَائِیُّ وَغَیْرُھُمَا.... وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

دراصل شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی تنقیحات سے معلوم ہوتا ہے کہ تشیع کا مفہوم متقدمین کے ہاں صرف یہ ہے کہ حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ سے افضل ہیں۔ حضرت علیؓ نے جو مخالفین کے ساتھ جنگیں لڑیں ان میں وہ حق پر تھے اور مخالفین خطا پر اور شیخین کی حضرت علیؓ پر فضیلت اور

---

(۴۲) احمد بن عمرو بن ابی عاصم بن مخلد الشیبانی ابو بکر بن ابی عاصم المتوفی ۲۸۷ھ من اہل البصرہ، لہ نحو ۳۰۰ مصنف ۱/۱۴۱۸، سیر اعلام النبلاء ۴۳۰/۱۳، تذکرہ الحفاظ ۶۴۰/۲، البدایہ والنہایہ ۸۴/۱۱، اخبار اصبہان ۱۰۰/۱، تہذیب ابن ۱۴۱۸/۱ بدران

(۴۳) محمد بن عبد الواحد ابو عمر المطرز الباوردی، احد ائمہ اللغہ، صحب ثعلب النحوی زمانا حتی لقب غلام ثعلب۔ لہ رسالہ فی غریب القرآن و فضائل و غرائب الحدیث علی مسند احمد توفی ۳۴۵ھ وفیات الاعیان و تاریخ بغداد ۳۵۶/۲

(۴۴) ابو بکر محمد بن الحسن الموصلی ثم البغدادی النقاش المتوفی سنہ ۳۵۱ھ ضعیف فی الحدیث قال البرقانی: کل حدیث النقاش منکر، قال الخطیب: فی حدیثہ مناکیر باسانید مشہورہ۔ راجع تاریخ بغداد ۲۰۲/۲ تا ۲۰۵، تذکرہ الحفاظ ۹۰۸/۳، طبقات للسبکی ۱۴۵/۳، غایہ النہایہ ۱۱۹/۲ والمیزان للذہبی وللسان للحافظ ابن حجر، وفیات ۲۹۸/۳، والذہبی: النبلاء تذکرہ ۸۴۳/۳، ۵۷۳/۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدم کے قائل تھے۔ لیکن متاخرین کے نزدیک تشیع محض رفض کا نام ہے اور امام نسائی یا امام حاکم اس قسم کے رفض سے پاک تھے بلکہ امام نسائی سے تو یہ بھی ثابت نہیں کہ حضرت علی حضرت عثمان سے بھی افضل تھے۔

ایک لطیفہ

ذہبی نے ابن زولاق کی کتاب "قضاۃِ مصر" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ والیٔ مصر ابنُ الاخشید نے ابنُ الحداد کو جو امام نسائی کے تلمیذ تھے۔ مصر کا قاضی مقرر کردیا اور ہم (ابنِ زولاق) نے کتاب الخصائص نسائی کی اس پر قراءت شروع کی۔ اسے حضرت علیؓ کے متعلق کوئی بات پہنچی تو انہوں نے کہا:

اب میں یہ کتاب جامع مصر میں بیٹھ کر املاء کراؤں گا تو علی بن حسن نے بتایا کہ ابن الحداد نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ ابنُ الاخشید کی مجلس میں بیٹھا تھا جب ہم کھڑے ہوئے تو اس نے میرا بازو پکڑ لیا اور تنہائی میں پوچھا کہ ابوبکر، عمر اور علی میں کون افضل ہے؟ تو میں نے جواب دیا: اِثْنَیْنِ حِذَاءَ وَاحِدٍ، تو اس نے کہا: ابوبکر اور علی میں کون افضل ہے؟ تو میں نے کہا:

اِنْ کَانَ عِنْدَکَ فَعَلِیٌّ، وَاِنْ کَانَ بَرًّا فَاَبُوْبَکْرٍ... فَضَحِکَ

فقہ و اجتہاد

محدثین بالعموم اور ائمہ ستہ بالخصوص کسی فقہی مسلک کے ساتھ مقید نہ تھے بلکہ حریتِ رائے اور عدمِ تقلید سے فتوے دیتے رہے اور اپنی رائے کا اظہار کرتے رہے اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے جبکہ یہ تقید محدثین کے مزاج ہی کے خلاف ہے۔ امام نسائی کو محض اس لئے شافعیُ المسلک کہا گیا کہ انہوں نے کتاب "مناسکِ حج" شافعی مسلک کے مطابق تالیف کی ورنہ اس سے شافعی ہونا لازم نہیں آتا جو شخص سنن نسائی کا مطالعہ کرے گا اسے امام نسائی کی فقہ میں گہرائی نظر آئے گی چنانچہ امام حاکم لکھتے ہیں:۴۵۔

اَمَّا کَلَامُ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰی فِقْہِ الْحَدِیْثِ فَاَکْثَرُ مِنْ اَنْ یُّذْکَرَ وَمَنْ نَظَرَ فِیْ کِتَابِ السُّنَنِ تَحَیَّرَ فِیْ حُسْنِ کَلَامِہٖ

(۴۵) النبلاء ۱۳۰/۴ معرفۃ علوم الحدیث ص ۸۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ ولی اللہ دہلوی نے محدثین فقہاء کے اجتہاد پر بحث میں اس کی خوب وضاحت کی ہے اور امام نسائی کے متعلق بھی لکھا ہے کہ وہ فقہاء محدثین سے تھے۔ ایک مقام میں لکھتے ہیں ۴۶۔:

كَانَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ قَدْ يُنْسَبُ اِلَى اَحَدِ الْمَذَاهِبِ لِكَثْرَةِ مُوَافَقَتِهٖ كَالنَّسَائِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ يُنْسَبَانِ اِلَى الشَّافِعِيِّ

اور پھر لکھا ہے کہ جو علماءِ حدیث عہدہ قضا پر مامور رہے ہیں ان کے مجتہد ہونے میں شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس عہدہ پر مجتہد کے بغیر کوئی مامور ہی نہیں ہو سکتا تھا۔

فقہی مذاہب اور محدثین

محدثین کے مذاہب فقہی کے متعلق علامہ طاہر الجزائری لکھتے ہیں۔ ۴۷ ۔

اَمَّا الْبُخَارِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ فَاِمَامَانِ فِي الْفِقْهِ وَ كَانَا مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَ اَمَّا مُسْلِمٌ وَ التِّرْمَذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ اَبُوْ يَعْلٰى وَ الْبَزَّارُ وَ نَحْوُهُمْ فَهُمْ عَلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لَيْسُوْا مُقَلِّدِيْنَ لِوَاحِدٍ بِعَيْنِهٖ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَ لَاهُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ عَلَى الْاِطْلَاقِ بَلْ يَمِيْلُوْنَ اِلٰى قَوْلِ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ.... وَهُمْ اِلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ الْحِجَازِ اَمْيَلُ مِنْهُمْ اِلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ الْعِرَاقِ

ان کے علاوہ امام دارقطنی مائل بشافعیت تھے لیکن وہ صاحب اجتہاد اور ائمۂ سنت سے تھے اور بعد کے محدثین سے اجتہاد میں قوی تھے کیونکہ بعد کے محدثین نے تقلیدی رنگ اختیار کر لیا تھا۔

پس جب ہم محدثین اور اہلِ حدیث کا مسلک پیش کرتے ہیں تو ائمۂ ستہ تک کے محدثین میں تو تقلید کا شائبہ تک نہ تھا اور ان میں امام دارقطنی کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے لیکن ان کے بعد محدثین مسلکِ اہل حدیث کے لئے مثال نہیں بن سکتے۔ اب مقلدین ہیں کہ ائمۂ صحاح ستہ کو بھی مقلد ثابت کرنے کے درپے ہیں تو ان کی یہ بات کیسے تسلیم کی جا سکتی ہے۔

امام نسائی کا تفرد

امام نسائی مصر میں زقاق القنادیل میں سکونت پذیر رہے جو بہت صاف ستھری اور حساس

---

(۴۶) حجۃ اللہ البالغہ ۱/۱۵۱

(۴۷) دیکھئے ص ۱۸۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادی تھی۔ کبر سنی کے باوجود چہرہ نہایت ترو تازہ نظر آتا۔ چار بیویاں اور کوئی لونڈی بھی رہتی۔ ان سب کے حقوق برابر ادا کرتے ایک مرتبہ کسی طالب علم نے چہرہ کی ترو تازگی کو دیکھ کر کہہ دیا:

مَا اَظُنُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا اَنَّهٗ يَشْرَبُ النَّبِيْذَ

اس پر دوسرے نے کہا:

لَيْتَ شَعْرِيْ مَا يَرٰى فِيْ اِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ ۴۸۔

چنانچہ امام نسائی سے یہ دونوں مسئلے دریافت کئے گئے تو امام نسائی نے فرمایا:

اَلنَّبِيْذُ حَرَامٌ لِحَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ شُرْبُهٗ مِنْهُ قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا وَلَا يَصِحُّ فِي الدُّبُرِ شَيْئٌ لٰكِنْ حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبِ الْقُرَظِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْقِ حَرْثَكَ حَيْثُ شِئْتَ ۴۹ ۔ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُتَجَاوَزَ قَوْلُهٗ

امام ذہبی لکھتے ہیں:

قَدْ تَيَقَّنَّا بِطُرُقٍ لَا مَحِيْدَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَدْبَارِ النِّسَاءِ وَجَزَمْنَا بِتَحْرِيْمِهٖ وَلِيْ فِيْ ذٰلِكَ مُصَنَّفٌ كَبِيْرٌ

یعنی یہ فعل قطعاً حرام ہے اور میں نے اس پر ایک کتاب تصنیف کی ہے۔۵۰۔

تصانیف

"کتاب السنن" امام نسائی کی معروف کتاب ہے جس کے متعدد رواۃ مذکور ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ علامہ مزی نے "الاطراف" میں اس کتاب کو شامل کیا ہے اور حال ہی میں طبع ہو چکی ہے اب رہی "السنن المجتبیٰ" تو یہ مدتِ مدید سے متداول چلی آرہی ہے۔ ابن الاثیر نے جامع الاصول میں اس کو امام نسائی کی تلخیص قرار دیا ہے اور امام سیوطی نے اپنے حاشیہ الزھر الربی میں ان دونوں کتابوں کے متعلق علماء کے خیالات کو ذکر کر دیا ہے۔ علامہ ذہبی نے ابن الاثیر والی

---

(۴۸) النبلاء ۱۴/۱۲۸

(۴۹) راجع لاثر ابن عباس البیہقی ۷/۱۹۶ وفیہ: اسق حرثک من حیث نباتۃ

(۵۰) امام بغوی نے اس کو اہل علم کے مابین متفق علیہ قرار دیا ہے دیکھئے شرح السنۃ ۹/۱۰۶ اور علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس کی رخصت اور عبداللہ بن عمرؓ کی شدت سے کنارہ کشی کی جائے۔ راجع فی ہذا المسند ایضا زاد المعاد ۴/۲۵۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور لکھا ہے:

وَقَدْ اَخْطَأَ ابْنُ الْاَثِيْرِ خَطَاءً فَاحِشًا فَزَعَمَ وَهُوَ يُتَرْجِمُ لِلنَّسَائِيِّ اَنَّ الْمُجْتَبٰى مِنْ تَالِيْفِ النَّسَائِيِّ وَ اِنْتِقَائُهُ وَاَنَّهٗ تَحَرّٰى فِيْهِ الصِّحَّةَ اِسْتِجَابَةً لِرَغْبَةِ بَعْضِ الْاُمَرَاءِ

اور بہت سے علماء نے اس مقالہ کی وجہ سے دھوکہ کھایا ہے کہ المجتبیٰ النسائی صحیح کتاب ہے اور اس کی اسانید پر بحث کے بغیر ہی اس پر عمل جائز ہے۔ اس کے برعکس السنن الکبری میں ضعیف احادیث بھی ہیں لہٰذا تحقیق کے بغیر اس پر عمل جائز نہیں ہے۔

لیکن اس مزعومہ کی کوئی عملی قیمت نہیں ہے کیونکہ المجتبیٰ میں بہت سی احادیث پر امام نسائی نے خود جرح کی ہے اور السنن الکبری میں بہت سی احادیث صحیح مذکور ہیں جو مختلف ابواب میں بکھری پڑی ہیں۔

اور پھر جب علامہ منذری مختصر السنن میں "اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ" کہتے ہیں تو اس سے السنن الکبری ہی مراد ہوتی ہے اسی طرح علامہ مزی الاطراف میں السنن کو لیتے ہیں اور المجتبیٰ کو بھی جو ابن السنی کی تالیف ہے اور حافظ ابن حجر بلوغ المرام میں اخرجہ النسائی کہتے ہیں تو "الکبریٰ" مراد ہوتی ہے۔ مثلاً باب الشہادات حدیثِ ابنِ عباس قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ رواہ النسائی اور بعض احادیث السنن میں ہیں اور المجتبیٰ میں نہیں ہیں مثلاً حدیثِ عائشہ دَخَلَ الْحَبَشَةُ الْمَسْجِدَ يَلْعَبُوْنَ فَقَالَ لِيْ يَا حُمَيْرَاءُ... الخ اس حدیث کے متعلق حافظ ابن الحجر فتح الباری ۲/۳۵۵ میں لکھتے ہیں۔

اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَلَمْ اَرَفِيْ حَدِيْثٍ صَحِيْحٍ ذِكْرَ الْحُمَيْرَاءِ اِلَّا فِيْ هٰذَا

علامہ زرکشی نے حافظ ابن کثیر کا قول نقل کیا ہے کہ علامہ ابو الحجاج المزی فرمایا کرتے:

كُلُّ حَدِيْثٍ فِيْهِ ذِكْرُ الْحُمَيْرَاءِ بَاطِلٌ...
اِلَّا حَدِيْثًا فِي الصَّوْمِ فِيْ سُنَنِ النَّسَائِيِّ

اور اوپر مذکور حدیث کو اس کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو دو صحیح احادیث میں یا حمیراء کا ذکر ثابت ہے اور یہ دونوں صرف سنن النسائی میں ہیں۔ اور "السنن الکبری" میں ایک حدیث ابن عباس سے (موقوفاً) بھی ہے جس کے الفاظ ہیں "مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ" جو امام نسائی نے "علی بن حجر ثنا عیسیٰ بن یونس عن النعمان بن ثابت یعنی ابا حنیفہ عن عاصم عن ابی رزین عن ابن عباس" ذکر کی ہے۔ بعض علماءِ احناف اس حدیث کو خصوصیت سے ذکر کرتے ہیں کہ امام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسائی نے امام ابو حنیفہ کی یہ حدیث اپنی السنن میں روایت کی ہے۔ تاہم حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

"یہ حدیث ابن عباس کی اوپر والی حدیث سے سنداً و متناً مختلف ہے مگر امام نسائی نے محض ابن عباس پر اختلاف کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ذکر کردی ہے"

امام نسائی نے خود ہی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور عاصم پر جرح کی ہے اور پھر یہ السنن الکبری کے بعض نسخوں میں ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:۵۱۔

وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَلِیٍّ الأُسْیُوْطِیْ وَالْمَغَارِبَةِ عَنِ النَّسَائِیِ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَاصِمٍ (فَذَکَرَهُ) وَلَمْ یَنْسِبِ النُّعْمَانَ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ الْأَحْمَرِ یَعْنِیْ أَبَا حَنِیْفَةَ" وَلَیْسَ هٰذَا الْحَدِیْثُ فِیْ رِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیْ وَلَا ابْنِ حَیْوَةَ عَنِ النَّسَائِیِّ

(۳) خصائصِ علی۔ امام سیوطی نے اس کا ذکر کیا ہے ۵۲۔ اور النبلاء ذہبی میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ ۵۳۔

(۴) (مسند علی"..... کشف الظنون میں یہ دونوں کتابیں امام نسائی کی تالیفات سے ذکر کی گئی ہیں تاہم بعض علماء نے ان دونوں کو "السنن الکبری" کا حصہ قرار دیا ہے اور کہا ہے " مسند علی" السنن میں مذکور ہے اور بعض نسخوں میں "الخصائص" بھی شامل ہے۔ ۵۴۔

(۵) "الکُنیٰ"..... امام ذہبی نے اس کو "کتابِ حافل" قرار دیا ہے اور یہ دو جلد میں طبع ہو کر نشر ہو چکی ہے۔

(۶) کتاب "یوم ولیلہ" یہ بھی "السنن" میں داخل ہے۔ ذہبی لکھتے ہیں:

وَهُوَ مُجَلَّدٌ هُوَ مِنْ جُمْلَةِ "السُّنَنِ الْکَبِیْرِ" فِیْ بَعْضِ النُّسَخِ۔۵۵۔

(۷) کتاب التفسیر (مطبوع ہے)۔

(۸) مسندِ مالک

---

(۵۱) السنن الکبری الحدود (۴۱/۲) و تحفۃ الاشراف ج ۵ ص ۱۵۸ و النکت الظراف و تہذیب التہذیب ۱۰/۴۵۱، ۴۵۲

(۵۲)

(۵۳) النبلاء ۱۴/ ۱۳۳

(۵۴) انظر تسمیہ ماورد بہ الخیب دمشق للمالکی رقم ۳۹۴

(۵۵) تاریخ بغداد ۷/ ۳۳۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) اسماءُ الرواۃ

(۱۰) الضعفاء والمتروکین: مطبوعہ الٰہ آباد ۱۳۲۵ھ

(۱۱) کتاب الاخوۃ

(۱۲) مَا اَغْرَبَ شُعْبَۃُ عَلیٰ سُفْیَانَ وَ سُفْیَانُ عَلیٰ شُعْبَۃَ

(۱۳) مسند منصور بن زاذان

(۱۴) مشیخۃ النسائی: امام نسائی نے جن مشائخ سے حدیث کا سماع کیا ہے ان کو جمع کر دیا ہے۔ تذکروں میں مذکور ہے کہ خطیب بغدادی جب بغداد سے دمشق گئے تو ان کی کتابوں میں یہ کتاب بھی تھی اور عبدالکریم بن ابی عبدالرحمٰن النسائی کے طریق سے روایت ہے یعنی خطیب:

البرقانی۔ الدارقطنی — حسن بن رشیق العسکری۔ عبد الکریم بن ابی عبدالرحمن النسائی

اور خطیب بغدادی نے ۸۳ مواضع پر اس سے استفادہ کیا ہے اور ۶۰ نصوص نقل کیے ہیں اور ایک مقام پر شیوخ کے سلسلہ میں اس کی تصریح بھی کی ہے اور حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں مسلسل اس سے استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ حسان بن ابی وجزۃ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: ۵۶ ۔

لَہٗ عِنْدَ النَّسَائِیِّ حَدِیْثٌ وَّاحِدٌ "مَاتَوَکَّلَ مَنِ اکْتَوٰی وَ اسْتَرْقٰی"۵۷۔

اور خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں محمد بن علی الصوری کے طریق سے اپنے اسناد کے ساتھ لکھتے ہیں:

اَخْبَرَنَا عَبْدُالْکَرِیْمِ بْنُ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیُّ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ "قَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ" ھٰکَذَا ذَکَرَ النَّسَائِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَسْمَاءِ وَالْکُنیٰ وَ ذَکَرَہٗ فِیْ تَسْمِیَۃِ شُیُوْخِہٖ

اور پھر برقانی سے بھی اسناد مذکور کے ساتھ یہ قول نقل کیا ہے۔

---

(۵۶) خصوصی طور پر ۲/ ۲۵۳۔۲۵۴

(۵۷) رواہ النسائی فی الکبریٰ (فی الطب ۵/۲۷) والحدیث فی ق فی الطب (۱/۲۳) والترمذی فی الطب (۱۴)، ولفظہ: من اکتوی او استرقی، فقد بَرِئَ من التوکل و قال: حسن صحیح قال المزی: حدیث س لیس فی الروایہ ولم یذکرہ ابوالقاسم قال فی النکت الظراف: اختلف فیہ علی سفیان الثوری وقد استوفاہ قط فی العلل (اطراف ۸/۴۸۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) فضائلِ صحابہ: ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں اس کا ذکر کیا ہے۔۵۸۔

(۱۶) مناسکِ حج: ذہبی نے النبلاء میں اور ابن الاثیر نے الجامع الاصول میں نشان دہی کی ہے۔۵۹۔

(۱۷) نسخہ ابن لہیعہ: جو اپنے شیخ قتیبہ بن سعید سے سماع کے ساتھ حاصل کیا تھا چنانچہ علامہ ذہبی ابو طالب احمد بن نصیر الحافظ کا قول نقل کرتے ہیں:

مَنْ يَصْبِرُ عَلَىٰ مَا يَصْبِرُ عَلَيْهِ النَّسَائِيُّ، عِنْدَهُ حَدِيْثُ ابْنِ لَهِيْعَةَ تَرْجَمَةً تَرْجَمَةً۔ يَعْنِيْ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ ابْنِ لَهِيْعَةَ قَالَ: فَمَا حَدَّثَ بِهَا

سُنَنُ النسائی

اب ہم اس کے بعد "السنن" پر بحث کرتے ہیں لیکن اصل السنن یعنی "السنن الکبریٰ" ہمارے سامنے نہیں ہے اس لئے مختصر السنن (المجتبیٰ) کو موضوعِ بحث بناتے ہیں جو متداول ہے اور ہمارے مدارسِ عربیہ میں مقررات میں شامل ہے۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی بستانُ المحدثین میں لکھتے ہیں:

امام نسائی جب السنن الکبریٰ کی تالیف سے فارغ ہوئے تو اس کو امیرِ رملہ کی خدمت میں پیش کیا۔ امیر موصوف نے امام ممدوح سے دریافت کیا کہ کیا اس میں جو کچھ ہے، سب صحیح ہے؟ امام موصوف نے فرمایا: نہیں -- اس پر امیر نے فرمائش کی کہ میرے لئے صرف صحیح روایات کو جمع کر دیجئے تب امام صاحب نے سنن صغریٰ تصنیف فرمائی۔ علامہ ابنُ الاثیر نے اس واقعہ کا ذکر جامع الاصول میں کیا ہے اور ملا علی القاری نے مرقاۃ میں سید جمال الدین کے حوالہ سے نقل کیا ہے لیکن ہم ذکر کر آئے ہیں کہ علامہ ذہبی نے اس کے بارے میں النبلاء میں تصریح کی ہے:

إِنَّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ لَمْ تَصِحَّ بَلِ الْمُجْتَبَىٰ اخْتِصَارُ ابْنِ السُّنِّيِّ تِلْمِيْذِ النَّسَائِيِّ۔۶۰۔

---

(۵۸) تذکرہ ۲/ ۲۴۲

(۵۹) دیکھئے: جامع الاصول مقدمہ ۱۱۶

(۶۰) توضیح الافکار ج ۱ ص ۲۳۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بعض نے ابن الاثیر کے بیان سے سہارا لیا ہے کہ انہوں نے امام نسائی سے نقل کیا ہے۔
كِتَابُ السُّنَنِ الْكُبْرٰى كُلُّهٗ صَحِيْحٌ وَبَعْضُهٗ مَعْلُوْلٌ إِلَّا أَنَّهٗ يُبَيِّنُهٗ
وَالْمُنْتَخَبُ الْمُسَمّٰى بِالْمُجْتَبٰى صَحِيْحٌ
پس احتمال ہے کہ امام نسائی کے اشارہ سے ابن السنی نے اختصار کیا ہو لہٰذا محض احتمال کی بنا پر جماعت کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔ ۶۱ ۔

سنن النسائی صحاحِ ستہ' موازنہ :

امام نسائی گو زمانہ کے لحاظ سے قدرے متاخر ہیں مگر سنن کے تراجم ابواب پر غور کیا جائے تو صحیح بخاری سے متاثر نظر آتے ہیں۔ خصوصاً تراجم استنباطیہ میں امام بخاری کے نقش قدم پر چلے ہیں۔ تاہم بخاری اور ترمذی میں تراجم مرسلہ پائے جاتے ہیں اور سنن نسائی میں اس قسم کے تراجم مفقود ہیں۔ اور پھر کثرتِ طرق کے بیان کرنے میں امام مسلم کے اسلوب کو اختیار کیا ہے چنانچہ ابو عبداللہ ابن رشید مالکی (۷۲۱ھ) ۶۲ ۔ کا قول ہے:

كِتَابُ النَّسَائِيِّ أَبْدَعُ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ فِي السُّنَنِ تَصْنِيْفًا وَ أَحْسَنُهَا تَرْصِيْفًا وَ كَانَ كِتَابُهٗ جَامِعًا بَيْنَ طَرِيْقَيِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ مَعَ حَظٍّ كَثِيْرٍ مِّنْ بَيَانِ الْعِلَلِ بَلْ قَالَ بَعْضُ الْمَكِّيِّيْنَ مِنْ شُيُوْخِ ابْنِ الْأَحْمَرِ إِنَّهٗ أَشْرَفُ الْمُصَنَّفَاتِ كُلِّهَا وَمَا وُضِعَ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلُهٗ ۶۳ ۔ يَعْنِيْ فِيْ دِقَّةِ الْإِسْنَادِ

بہرحال سنن نسائی استنباط کی گہرائی میں دوسرے اصحابِ سنن میں ممتاز ہیں اور موصوف نے استنباطی تراجم میں امام بخاری کی پیروی کی ہے اور کثرتِ طرق میں امام مسلم کے طریق پر چلے ہیں علاوہ ازیں کثرت تبویب اور بیانِ علل میں دوسروں پر ممتاز نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ابو جعفر غرناطی (م: ۷۰۸ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْكُتُبَ الْخَمْسَةَ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اعْتِمَادِهَا..... وَقَدِ اخْتَلَفَتْ مَقَاصِدُهُمْ فِيْهَا وَلِلصَّحِيْحَيْنِ فِيْهَا شُفُوْفٌ وَ لِلْبُخَارِيِّ لِمَنْ أَرَادَ التَّفَقُّهَ مَقَاصِدُ جَمِيْلَةٌ وَلِأَبِيْ دَاوٗدَ فِيْ حَصْرِ أَحَادِيْثِ الْأَحْكَامِ وَ اسْتِيْعَابِهَا مَا لَيْسَ لِغَيْرِهٖ وَ

---

(۶۱) الیانع الجنی ص ۵۳ بر حاشیہ رجال الطحاوی

(۶۲) الدیباج: ج ۲/ ۲۹۷

(۶۳) تدریب الراوی ص: وفتح المغیث سخاوی: ص ۳۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلتِّرْمَذِيِّ فِيْ فُنُوْنِ الصِّنَاعَةِ الْحَدِيْثِيَّةِ مَالَمْ يُشَارِكْهُ غَيْرُهُ وَقَدْ سَلَكَ النَّسَائِيُّ أَغْمَضَ تِلْكَ الْمَقَاصِدِ وَأَجَلَّهَا

اور ابوالحسن المعافری نے دوسری کتب کے مقابلہ میں سنن نسائی کو "اقرب الی الصحہ" قرار دیا ہے۔

امام حاکم نے نسائی، ترمذی اور ابو داؤد پر صحت کا اطلاق کیا ہے۔ چنانچہ ابن الصلاح اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

أَطْلَقَ الْخَطِيْبُ وَالسِّلَفِيُّ الصِّحَّةَ عَلَى كِتَابِ النَّسَائِي

اسی طرح ابو علی نیشاپوری (م: ۳۴۹ھ) ابو احمد ابن عدی (م: ۳۶۵ھ) المعروف بالقطان، ابوالحسن دار قطنی ابن مندہ، عبدالغنی بن سعید اور ابو یعلی الخلیلی وغیرھم نے بھی نسائی پر صحت کا اطلاق کیا ہے۔

و قال ابو عبداللہ ابن مندۃ:

اَلَّذِيْنَ خَرَّجُوْا الصَّحِيْحَ أَرْبَعَةٌ: البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی۔[۶۴]

صحیح بخاری اور مسلم کے مصادر زیادہ ہیں اور امام نسائی کے مصادر ان سے کم ہیں مگر سنن النسائی عبادات کے فروع بیان کرنے میں صحیحین پر فائق ہے۔

شرط النسائی

سعید بن علی الزنجانی نے کہا ہے کہ امام نسائی کی شرط امام بخاری اور مسلم سے بھی سخت ہے لیکن یہ قول ان سے صحت کے ساتھ ثابت نہیں ہے۔ بلکہ زین الدین عراقی تذکرہ میں لکھتے ہیں:

إِنَّ شَرْطَ النَّسَائِيِّ أَنْ يُخَرِّجَ حَدِيْثَ مَنْ لَمْ يُجْمَعْ عَلَى تَرْكِهِ

اور حافظ منذری نے مختصر السنن کے خطبے میں ابو داؤد سے بھی یہ نقل کیا ہے۔ علامہ عراقی اس کو وسعت قرار دیتے ہیں مگر ابن حجر لکھتے ہیں کہ اس اجماع سے اجماع خاص مراد ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ ناقدین کے ہر طبقہ میں متشددین اور متوسطین پائے جاتے ہیں مثلاً

طبقہ اولیٰ میں شعبہ اور سفیان ثوری ہیں جن میں شعبہ متشدد ہے اور طبقہ ثانیہ میں یحییٰ القطان اور عبدالرحمن بن مھدی ہیں اور یحییٰ، عبدالرحمن سے متشدد ہے۔

---

(۶۴) النکت لابن حجر ج ۱ ص ۴۸۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقہ ثالثہ میں یحییٰ بن معین اور احمد ہیں اور یحییٰ امام احمد سے متشدد ہے۔

طبقہ رابعہ میں ابو حاتم اور امام بخاری ہیں ان میں ابو حاتم' امام بخاری سے زیادہ سخت ہیں۔

تو امام نسائی کا مطلب یہ ہے کہ میں کسی راوی کو متروک قرار نہیں دوں گا جب تک کہ جمیع طبقات (متشدد اور متوسط) اس کے ترک پر متفق نہ ہو جائیں مثلاً ایک راوی کو عبدالرحمٰن بن مہدی ثقہ قرار دیتا ہے اور یحییٰ قطان ضعیف! تو یحییٰ کے تشدد کی وجہ سے اس راوی کو ترک نہیں کردیا جائے گا۔

حافظ ابن حجر اس تفصیل سے اپنے شیخ عراقی کے نظریہ کا رد کرنا چاہتے ہیں کہ امام نسائی کے قول سے وسعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ بہت سے رواۃ وہ ہیں کہ ابوداؤد اور ترمذی بھی ان سے روایت لیتے ہیں مگر امام نسائی ان سے اجتناب کرتے ہیں بلکہ امام نسائی نے بعض رجالِ صحیحین سے روایت لینے میں کنارہ کشی کی ہے اس بنا پر سعد زنجانی (۴۷۱ھ) کو کہنا پڑا:۶۵۔

"اِنَّ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَرْطًا فِی الرِّجَالِ اَشَدَّ مِنْ شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام نسائی نے السنن میں روایت کے متعلق نہایت محتاط رویہ اختیار کیا ہے چنانچہ احمد بن محبوب رملی کا بیان ہے کہ میں نے امام نسائی سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب میں نے السنن کی تالیف کا ارادہ کیا تو میں نے ان شیوخ سے روایت کے متعلق استخارہ کیا جن سے روایت لینے میں کچھ تردد تھا چنانچہ استخارہ کے بعد میں نے ان سے روایت کو ترک کردیا اور میں نے علو کی بجائے نزول اختیار کیا۔

امام دارقطنی کے شیخ ابو طالب احمد بن نصر بغدادی (م: ۳۲۳ھ) کا بیان ہے

مَنْ یَصْبِرُ عَلٰی مَا یَصْبِرُ عَلَیْہِ النَّسَائِیُّ کَانَ عِنْدَہٗ حَدِیْثُ ابْنِ لَھِیْعَۃَ تَرْجَمَۃً تَرْجَمَۃً فَمَا حَدَّثَ مِنْھَا بِشَیْئٍ۔۶۶۔

حالانکہ قتیبہ کے واسطہ سے امام موصوف کے پاس عالی روایات تھیں لیکن السنن اور غیر سنن میں ابن لہیعہ سے ایک بھی روایت نہیں لی۔

ابن رشد محمد بن عمر ابو عبد اللہ الفہری (م:۷۲۱ھ) مولف کتاب السنن الابین فی المحاکمہ

---

(۶۵) النکت علی ابن الصلاح لابن حجر ج ۱ ص ۴۸۲ و شروط الائمۃ الستہ لابن طاہر المقدسی ص ۱۸

(۶۶) شروط الائمہ مقدسی ص ۱۸' النکت لابن حجر ج ۱ ص ۴۸۳ و زہر الربی ص ۱۰ ج ۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین البخاری و مسلم فرماتے ہیں:

"كِتَابُ النَّسَائِيِّ أَبْدَعُ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ فِي السُّنَنِ تَصْنِيفاً وَأَحْسَنُهَا تَرْصِيفاً وَ كَانَ كِتَابُهُ جَامِعاً بَيْنَ طَرِيقَيِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ مَعَ حَظٍّ كَبِيرٍ مِنْ بَيَانِ الْعِلَلِ"

شروح و حواشی

علامہ سیوطی لکھتے ہیں:

جس طرح میں نے صحیحین، سنن ابی داؤد اور ترمذی پر حواشی لکھے ہیں اس طرح حسب وعدہ اب میں سنن النسائی پر بھی تعلیقات لکھ رہا ہوں اور یہ سنن اس کی مستحق ہے کہ اس پر تعلیق لکھی جائے کیونکہ اس کی تالیف پر چھ سو سال گزر چکے ہیں مگر کسی نے اس کی خدمت نہیں کی۔

(ا) الإمعان

تاہم یہ بات امام سیوطی نے اپنے علم کے مطابق کہی ہے حالانکہ ان سے پہلے علامہ ابو الحسن علی بن عبد اللہ الانصاری الاندلسی، المتوفی ۵۶۷ھ نے جو ابنُ النعمہ کے عُرف سے مشہور ہیں نے سنن نسائی پر بہت بڑی شرح لکھی ہے۔ جس کا نام "الامعان فی شرح سنن النسائی لابی عبد الرحمٰن" ہے۔

نیل الابتہاج بتطریز الدیباج میں علامہ ابنِ فرحون ان کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ ٦٧ ـ

"أَنَّهُ صَنَّفَ تَآلِيفَ مُفِيدَةً جَلِيلَةً مِنْهَا "الْإِمْعَانُ فِي شَرْحِ سُنَنِ النَّسَائِيِّ. لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَتَقَدَّمْهُ أَحَدٌ بِمِثْلِهِ بَلَغَ فِيهَا الْغَايَةَ احْتِفَالاً وَإِكْثَاراً"

علامہ محمد منیر دمشقی سلفی "نموذج من الاعمال الخیریہ" میں لکھتے ہیں۔ ٦٨ ـ

وَهٰذَا الشَّرْحُ لَمْ يَذْكُرْهُ مُلَّا كَاتِبْ چَلْپِيْ فِيْ كِتَابِهِ كَشْفِ الظُّنُوْنِ وَلَعَلَّهُ لَا يُوْجَدُ الْآنَ مِنْهُ فِيْ الْمَكَاتِبِ الْعُمُوْمِيَّةِ نُسْخَةٌ وَلَا عَلِمْتُ أَحَداً نَقَلَ عَنْهُ أَوْذَكَرَهُ أَوْ وَصَفَهُ

(٦٧) نیز دیکھیے ہدیۃ العارفین بغدادی ص ٧٠٠ ج ا

(٦٨) ص ٦٣٩

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) شرح سنن نسائی

اسی طرح حافظ ابن حجر الدرر میں لکھتے ہیں:۶۹؎

إِنَّ الْحَافِظَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الدِّمَشْقِيَّ الْمُتَوَفّٰى ۷۶۵ھ شَرَعَ فِيْ شَرْحِ سُنَنِ النَّسَائِيِّ

صاحبِ "التعلیقاتُ السلفیہ" ان ہردو شروح کی نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

فَسَقَطَ هٰذَا قَوْلُ بَعْضِ الْحَنَفِيَّةِ "إِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ لَمْ يُرْزَقْ مِنْ إِقْبَالِ الْعُلَمَاءِ عَلٰى شَرْحِهٖ وَالتَّعْلِيْقِ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رُزِقَ غَيْرُهٗ إِلٰى عَصْرِ السُّيُوْطِيِّ"

حالانکہ یہ قول ان کی قلتِ تتبع کا نتیجہ ہے کیونکہ بقول علامہ محمد منیر الدمشقی لکھتے ہیں: یہ کتاب (سنن نسائی) نہایت عظیم القدر کتاب ہے اور علماء کے اس کی شرح تعلیق کی طرف التفات نہ کرنے کی دو وجوہ ہو سکتی ہیں۔

(۱) یہ کتاب سہل ہے اور اس کے اکثر تراجم ظاہرہ ہیں۔

(۲) یا اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء محققین نے صحیحین اور ابو داؤد کی شروح لکھنے کو کافی سمجھا ہے کیونکہ یہ نسائی پر متقدم ہیں۔ واللہ اعلم

(۳) زھر الربی علی المجتبی للسیوطی

امام سیوطی کا پورا نام: جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن الکمال ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ

امام سیوطی کی تصانیف ہر فن میں موجود ہیں اور اپنے معاصر اکابر علماء سے ان کو اجازہ حاصل ہیں انہوں حسن الحاضرہ میں بقلمہ اپنا ترجمہ لکھا ہے۔ صحاح ستہ پر حواشی لکھے ہیں جن کے اسماء حسب ذیل ہیں:

"التوشیح علی الجامع الصحیح' الدیباج علی شرح مسلم بن الحجاج' اسعاف المبطا فی رجال الموطا' مرقاۃ الصعود حاشیۃ سنن ابی داود اور زھر الربی علی سنن المجتبی اور مصباح الزجاجۃ علی سنن ابن ماجۃ وقوت المغتذی علی جامع الترمذی"

---

(۶۹) ص ۶۲ ج ۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت الامیر القنوجی لکھتے ہیں:

امام سیوطی نے روایات و درایات میں ہر قسم کی معلومات توجمع کی ہیں لیکن تنقیح و تحقیق کماحقہٗ بجانہ لائے۔ بلکہ ان کے سرمایۂ علمی سے اکثر اہلِ بدعت کو فائدہ پہنچا ہے اور شیعہ نے بھی ان کتابوں سے سہارا لیا ہے تاہم تالیف و تحقیق کے میدان میں امام سیوطی کی کتب سے بے نیازی بھی ناممکن ہے۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی لکھتے ہیں:

> "واکثر مسائل نادرہ مثل اسلام ابوین آنحضرت ﷺ و روایاتِ مسح رجلین از ابن عباس و امثال این نوادر از ہمیں کتب (طبقہ کتبِ رابعہ) مے برآید و مایہ تصانیف شیخ جلال الدین در رسائل و نوادر ہمیں کتابہا است
> (عجالۂ نافعہ)

امام سیوطی کے زھرالرُبی کا مختصر "عرف زھرالربی" ہے جو علی بن سلیمان الدمنتی البجعوی (المتوفی ۱۳۰۶ھ) کا اختصار ہے۔

(۴) حاشیہ سندھی

علامہ نورالدین ابوالحسن محمد بن عبدالھادی الحنفی التتوی السندھی حرمِ نبوی میں مدت تک درس دیتے رہے۔ ان کے احوال میں مذکور ہے کہ انہوں نے صحاحِ ستہ پر شاندار حواشی لکھے جو مطبوع ہیں۔ سنن نسائی پر ان کی تعلیق بہت سی خوبیوں کی حامل ہے اس میں متن کے ضروری مقامات کا حل' اعراب کی تحقیق اور الفاظِ غریب کی تشریح کی گئی ہے جو سیوطی کے زھرالربی کے ساتھ مطبوع ہے۔

(۵) تعلیقہ الشیخ حسین بن محسن الانصاری

حضرت الامیر القنوجی نے ابجد العلوم میں اور علامہ محمد شمس الحق نے غایۃ المقصود کے مقدمہ میں ان کے حالات قلمبند کیے ہیں۔ موصوف شیخ السید حسن بن عبدالباری الاھدل کے تلمیذ ہیں اور ان کو امام شوکانی سے اجازہ عامہ حاصل ہے۔ اپنے اخِ کبیر قاضی علامہ محمد بن محسن انصاری سے بھی الجامع الصحیح اور علومِ حدیث و فقہ حاصل کیے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں علامہ محمد بن ناصر الحازمی پر صحاحِ ستہ بحث و تحقیق کے ساتھ قراءۃ کی ہیں اور ان سے اجازۂ عامہ حاصل ہے۔ صاحبِ التعلیقات السلفیہ نے سنن نسائی پر اس تعلیقہ کو اپنی تعلیقات کے مراجع میں شامل کیا ہے' جس کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افادیت اہل علم پر مخفی نہیں۔

(٦) الحواشی الجدیدہ

شیخ محمد ابو عبد الرحمٰن پنجاب غربی کے باشندے ہیں۔ فرید آباد ضلع ساہیوال کے ایک سکھ گھرانے میں پیدا ہوئے اور والدین نے "بہادر سنگھ" نام رکھا اپنی طالب علمی کے زمانہ میں ہی حافظ عبدالمنان المحدث وزیر آبادی کی خدمت میں پہنچ گئے اور ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ حافظ صاحب نے ان کا اسلامی نام محمد رکھ دیا۔ حافظ صاحب سے مبادی علوم اخذ کرنے کے بعد دہلی حضرت (میاں صاحب) سید نذیر حسین کی خدمت میں پہنچ گئے اور ان سے علوم حدیث حاصل کئے اور حضرت میاں صاحب کے تلامذہ سے رابطہ قائم کرلیا جن میں مطبع انصاری کے مالک مولانا عبدالمجید بھی تھے۔ انہوں نے اپنے مطبع میں تصحیح کتب کا کام ان کے سپرد کردیا اور مولوی نذیر احمد کے ساتھ ترجمہ قرآن میں بھی شریک رہے۔ مطبع میں سنن نسائی کی تصحیح اور اس پر حواشی لکھنے پر مامور ہوئے جو حواشی جدیدہ کے نام سے مطبوع ہیں۔ صاحب التعلیقات السلفیہ رقم طراز ہیں کہ ان کی تصحیح کردہ نسخہ نسائی اصح النسخ ہے اور میں نے سنن نسائی کی تصحیح میں اس نسخہ کو اصل قرار دیا ہے ان کے حواشی میں حل الاسناد واللغہ وضبط الاسماء خوبی سے مذکور ہے اور انہوں نے مسائلِ مُھمّہ کے حل پر بھی توجہ دی ہے اور یہ حاشیہ تقریباً دو تہائی کتاب تک پہنچا ہے اور یہ نسخہ مطبعہ انصاری دہلی میں ۱۳۱٦ھ - 1898ء میں طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ مجلّہ برھان دھلی میں ان کے حالات شائع ہو چکے ہیں۔

اس حاشیہ کا تکملہ علامہ ابو یحیٰی محمد شاہ جہان پوری ۱۳۳۸ھ نے کیا ہے جو حضرت سید نذیر حسین محدث دہلوی کے تلمیذ ہیں۔

(٧) حواشی مولانا اشفاق الرحمٰن الکاندلوی

مولانا موصوف کبار علمائے حنفیہ سے تھے اور مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی میں راقم الحروف کے مشکوۃ المصابیح کے استاد رہے ہیں ان میں تعصب شدید تھا حتی کہ علمائے اکابر اہلحدیث کو مُحدِّث کی بجائے فلاں مُحدَث کہہ کر پکارتے۔ عافہ اللہ تعالیٰ....! انہوں نے سنن نسائی اور موطا مالک پر حواشی لکھے ہیں اور ان کی کتاب نور العینین فی نسخ رفع الیدین ہے جس کے جواب میں حضرت العلام حافظ محمد اعظم صاحب گوندلوی نے التحقیق الراسخ پیش کردی ہے جو لاجواب کتاب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن نسائی پر حواشی کے بارے میں صاحب التعلیقات السلفیہ لکھتے ہیں کہ یہ دراصل حواشی جدیدہ شیخ ابو عبدالرحمٰن محمد پنجابی ہیں جن کو دوسرا لباس پہنا دیا گیا ہے۔

(۸) شرح ابن الملقن

شیخ ابو حفص عمر بن علی بن محمد سراج الدین المعروف بابن ملقن (م:۸۰۴ھ) انہوں نے صحاح ستہ کی شروح لکھی ہیں اور سنن النسائی کے زوائد علی الاربعہ پر ایک جلد میں شرح لکھی ہے جس میں صرف ان حدیثوں کی شرح لکھی ہے جو صحیحین اور ترمذی و ابوداؤد میں نہیں ہیں۔ صاحبِ کشفُ الظنون نے اس کا ذکر کیا ہے۔ راقم الحروف نے ان کی شروحِ صحاح ستہ کا تذکرہ شروحِ بخاری و مسلم میں بالتفصیل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں موصوف کی شروح حدیث سے استفادہ کیا ہے۔ اور حالات کے لئے: الاضواء الامع ۲۶۷/۵ وانباء الغمر ۲۵۲/۵ والعقود للمقریزی

(۹) اردو ترجمہ و شرح مولانا وحید الزمان

جو کہ "روضُ الربی عن ترجمہ المجتبیٰ" کے نام سے معروف ہے۔ ۱۸۸۶ء میں لاہور میں طبع ہوئی۔ کسی نے سنن المجتبیٰ کا مختصر بھی الرباعیات من کتاب السنن الماثورہ کے نام سے شائع کیا ہے۔

(۱۰) تعلیقات علی سنن النسائی

شیخ محمد شمس الحق الدیانوی صاحب عون المعبود۔ (دیکھئے سیرتِ بخاری مولانا عبدالسلام المبارکپوری) اس میں مشکل مقامات کا حل ہے۔ موصوف کے مکتبہ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی مولانا ڈیانوی کے ان مسودات سے ہے جو ضائع ہوگئے ہیں۔

(۱۱) حاشیہ مولانا محمد زکریا سہارنپوری

اس حاشیہ میں مولانا مرحوم نے اپنے اساتذہ اور شیوخ کے افادات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے اور حواشی مذکورہ سندھی و سیوطی کو سامنے رکھ کر مشکل مقامات حل کرنیکی کوشش کی ہے۔

(۱۲) التعلیقات السلفیہ

حضرت مولانا ابوالطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اہل حدیث کے کبار علماء سے تھے جو حال ہی میں ۱۹۸۷ء کو مرحوم ہوگئے۔

بہت سی کتب و رسائل کے مؤلف ہیں۔ من جملہ ان کے "التعلیقات السلفیہ" علی السنن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النسائی بھی ہے جو علمی حلقوں میں مقبول ہے۔ کاش یہ حاشیہ دور جدید کے تقاضوں کے مطابق نظر ثانی کے بعد ٹائپ حروف پر شائع ہوجائے تو یہ مولانا موصوف کا بہترین صدقہ جاریہ ہے۔
تعلیقات سلفیہ کی کیفیت خود مؤلف نے سنن نسائی کے مقدمہ میں بیان کردی ہے۔ مولف نے لکھا ہے: تعلیقات سلفیہ حواشی اربعہ (زہر الربی سیوطی، تعلیق السندھی، حواشی جدیدہ اور تعلیقہ لطیفہ شیخ حسین بن محسن انصاری) کو متضمن ہیں اور ان پر مزید فوائد السلف، حل المشکلات الحدیثیہ اور مسائل فقہیہ کی تنقیح کا اضافہ کردیا گیا ہے۔

یہ حواشی مکتبہ سلفیہ لاہور سے شائع ہو چکے ہیں جو مؤلف مرحوم کا اپنا مکتبہ ہے۔

مولف مرحوم حمد اور صلاۃ و سلام کے بعد لکھتے ہیں:

هَذَا تَعْلِيْقٌ لَطِيْفٌ عَلَى سُنَنِ الامَامِ الْحَافِظِ اَبِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ النَّسَائِيِّ رَحِمَهُ اللهُ رَحْمَةً وَاسِعَةً ، يَقْتَصِرُ عَلَى حَلِّ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ الْقَارِئُ وَالْمُدَرِّسُ مِنْ ضَبْطِ اللَّفْظِ وَاِيْضَاحِ الْغَرِيْبِ وَالاعْرَابِ

اللہ تعالیٰ بخیروخیریت اس کو اتمام تک پہنچائے (آمین رب العالمین)

اب ہم بعض ابواب میں "التعلیقات السلفیہ" کے نماذج پیش کرتے ہیں جو اہل علم کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گے اور صاحب التعلیقات کے علمی ذوق پر برھان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حدیث انس: موسیٰ علیہ السلام.... قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ (۱۹۰/ ج ۱)

امام نسائی نے یہ حدیث دو طریق سے ذکر کی ہے:

(الف) معاذ بن خالد۔ حماد بن سلمة۔ سليمان التيمي۔ ثابت۔ انس

(ب) يونس بن محمد۔ حماد بن سلمة۔ سليمان التيمي۔ ثابت۔ انس

اور دوسرے طریق کو ترجیح دی ہے: قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ: هٰذَا اَوْلىٰ بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ۔

تعلیق نمبر ۴ میں ہے:

هٰذَا يَعْنِيْ كَوْنَهُ "عَنْ سُلَيْمَانَ وَثَابِتٍ" بِحَرْفِ الْعَطْفِ اَوْلىٰ بِالصَّوَابِ مِنْ كَوْنِهٖ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ واللہ اعلم

علامہ مزی نے بھی تحفہ میں امام نسائی کا یہ مقولہ نقل کیا ہے:

وہ لکھتے ہیں قَالَ س: وَهٰذَا اَوْلىٰ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ۔ يَعْنِيْ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَاجِعْ حَدِيْثَ ۸۸۲ (تحفۃ الاشراف ج ۱) اور عطف والی روایت صحیح مسلم میں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور عطف والی حدیث حماد بن سلمہ سے یونس بن محمد المؤدب کی روایت ہے جو صحاح ستہ کا راوی ہے اور معاذ بن خالد المروزی حرف "س" کا راوی ہے۔
حافظ ابن حجر تہذیب میں لکھتے ہیں: "قُلْتُ قَالَ الذَّهَبِيُّ لَهُ مَنَاكِيرُ وَقَدِ احْتُمِلَ لیکن حافظ پر تعجب ہے کیونکہ ذہبی کی یہ جرح عسقلانی پر ہے نہ کہ مروزی پر ۔ مقرون روایت صحیح میں ہے اور ثابت والی روایت صحیح مسلم کی۔ اصول و شواہد دونوں میں ہے تاہم امام بخاری صرف شواہد میں لائے ہیں اور سلیمان والی روایت صحیحین میں نہ اصول میں ہے اور نہ شواہد میں۔ واللہ اعلم

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ ص١٩٣ ج١: حَدِيْثُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (هُوَ ابْنُ عَوْفٍ) قَالَ فِي التَّعْلِيْقِ: ص٢ كَذَا وَقَعَ فِي هٰذَا الْاَصْلِ لَاغَيْرُ، وَلَيْسَ فِيْ اُصُوْلٍ كَثِيْرَةٍ وَصَرَّحَ فِيْ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمَذِيِّ: حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ وَكَذَا نَبَّهَ عَلَيْهِ السُّيُوْطِيُّ فِي الزَّهْرِ الرُّبٰى بِاَنَّهُ الْحِمْيَرِيُّ لٰكِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ عَلٰى قَوْلِ النَّسَائِيِّ (هُوَ ابْنُ عَوْفٍ) وَكَذَا الْمِزِّيُّ اَوْرَدَهُ فِيْ الْاَطْرَافِ فِيْ تَرْجَمَةِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ وَلَمْ يُوْرِدْهُ فِيْ تَرْجَمَةِ ابْنِ عَوْفٍ وَلَمْ يُنَبِّهْ اَيْضًا عَلٰى قَوْلِ النَّسَائِيِّ هٰذَا، كَذَا فِيْ حَاشِيَةِ النُّسْخَةِ النِّظَامِيَّةِ قَالَ النَّوَوِيُّ: اِعْلَمْ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَرْوِيْ عَنْهُ اِثْنَانِ كُلٌّ مِنْهُمَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحَدُهُمَا هٰذَا الْحِمْيَرِيُّ وَالثَّانِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ: كُلُّ مَا فِيْ الصَّحِيْحَيْنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَهُوَ الزُّهْرِيُّ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خَاصَّةً وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَذْكُرْهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ بَلْ لَا ذِكْرَ لِلْحِمْيَرِيِّ فِيْ الْبُخَارِيِّ اَصْلًا وَلَا فِيْ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ١٢ زَهْر

یہ تعلیق بہت عمدہ ہے اور "المجتبیٰ" میں "ھو ابن عوف" کی زیادۃ کے حل کے لئے کافی ہے تاہم سیوطی کے عدم تعرض سے وہم ہوتا ہے کہ یہ امام نسائی کا وھم ہے مگر حافظ ابن حجر نے "النکت الظراف" میں اس وہم کو دور کر دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ: وَقَعَ فِی رِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ عَنْ قُتَیْبَةَ الزُّهْرِیِّ (كَذَا وَصَوَابُهُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ) وَقَوْلُهُ "ابْنُ عَوْفٍ" وَهْمٌ مِنْ غَیْرِ النَّسَائِیِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَیْرُ ابْنِ السُّنِّی فَلَمْ یَقُلْ فِیْهِ " ابْنُ عَوْفٍ " وَنَسَبَهُ مُسْلِمٌ فِی رِوَایَةٍ (الْحِمْیَرِیِّ) وَقَرأْتُ بِخَطِّ مُغَلْطَائِی : اِنَّ الْمِزِّیَّ اَغْفَلَ مِنْ هَذَا الاِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهِ وَاللهُ اَعْلَمُ

یعنی ابن عوف کی زیادہ صرف ابن السنی کی روایت ہی ہے اور یہ وہم امام نسائی کا نہیں ہے کیونکہ ابن السنی کے علاوہ کسی نے "ابنِ عوف" کی زیادہ کو ذکر نہیں کیا یعنی معلوم ہوتا ہے کہ وہ وہم ابن السنی کا ہے۔ (بابُ قیام اللیل ص ۱۹۱/ج ۱)

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَذَا وَقَعَ فِی كِتَابِهِ وَلَا اَدْرِیْ مِمَّنِ الْخَطَأُ فِی مَوْضَعِ وِتْرِهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ ص ۲۸۰ ج ۱ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ خَالِدٌ اَثْبَتُ مِنَ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ فِی التَّعْلِیْقِ ص ۹ ؟ الرِّوَایَةُ الْمُتَّصِلَةُ اَصَحُّ مِنَ الْمُرْسَلَةِ وَبَعْدَهُ زَادَ الْمِزِّیُّ : وَحَدِیْثُ مُعْتَمِرٍ اَوْلَی بِالصَّوَابِ (تُحْفَةُ ج ٦ ص ۳۵۹ رَقْمُ ۸٦۸۲) وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ سَاقِطَةٌ مِنَ النُّسْخَةِ الْمَطْبُوْعَةِ وَقَالَ الْمُنْذِرِیُّ : اِسْنَادُهُ لَا مَقَالَ فِیْهِ وَخَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ اِمَامٌ فَقِیْهٌ احْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

ص ۲۸۵ ج ۱ : قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هَذَا أَثْبَتُ الثَّلَاثَةِ

أَیْ یَرْوِیْ حَدِیْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ثَلَاثَةٌ: الْحَسَنُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ وَاَبُوْ رَجَاءٍ ثُمَّ عَنِ الْحَسَنِ حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ هِشَامٌ وَعَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ اَیُّوْبُ وَفِی الرِّوَایَةِ الْأُوْلَی نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ وَفِی الثَّانِیَةِ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَفِی الثَّالِثَةِ صَاعاً مِّنْ طَعَامٍ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَفظُ نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ مُخَالِفَةٌ لِجَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيْحَةِ وَلَيْسَ بِمَرْفُوْعٍ عَلَى الصَّحِيْحِ بَلْ هُوَ قَوْلُ مُعَاوِيَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَهَا حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ الْمَدِيْنَةَ حِيْنَ حَجَّ وَفِىْ النَّسائِيِّ فَأَخذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ وَالأَقِطُ بِفَتْحٍ فَكَسْرٍ مَعْنَاهُ اللَّبَنُ الْمُتَحَجِّرُ

مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ مُنْقَطِعٌ قَالَهُ فِى التَّنْقِيْحِ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ حَاتِمٍ فِى عِلَلِهِ عَنْ اَبِىْ حَاتِمٍ أَنَّهُ مُنْكَرٌ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِىُّ رَوَاهُ عَنْهُ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَضِيَّةَ انْقِطَاعٍ وَاَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِىُّ (عِمْرَانُ بْنُ تَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سَلْمَانَ) رَوَى عَنْهُ أَيُّوْبُ وَكَانَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ سَالِمَةً عَنِ الاِنْقِطَاعِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : هٰذَا أَثْبَتُ الثَّلاثَةِ

ص ٢٨٤ ج ١ : عَنْ اَبِىْ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِىِّ الدُّهَنِىِّ

قَالَ اَبو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : اَبُوْ عَمَّارٍ اسْمُهُ عُرَيْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، وَعَمْرُو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ يُكْنٰى اَبَا مَيْسَرَةَ " وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ خَالَفَ الْحَكَمَ فِى اِسْنَادِهِ ، وَالْحَكَمُ اَثْبَتُ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ " قُلْتُ : هٰذَا الْقَوْلُ الاَخِيْرُ لَيْسَ فِىْ الْكُبْرٰى ـ وَاللهُ اَعْلَمُ

قَالَ الْحَافِظُ : فِىْ اِسْنَادِهِ رَاوٍ مَجْهُوْلٌ (فَتْحُ الْبَارِىْ ٤/ ١١٠)

ص ٢٤١/ج ٢: قَالَ اَبُوْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَاَدْخَلَ هُنَا حَدِيْثًا فِىْ حَدِيْثٍ.

وَفِىْ الاَطْرَافِ لِلْمِزِّىْ قَالَ : حَدِيْثُ يُوْنُسَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ يَعْنِىْ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح: ٥٨٤٠) رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ السُّنِّيِّ عَنِ النَّسَائِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِىِّ" وَفِىْ سَائِرِ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّسَائِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَسْبُ : لَمْ يَقُوْلُوْا "الْبُخَارِىِّ" وَفِىْ نُسْخَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِىْ الصُّوْرِىِّ (بِخَطِّهِ) مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ اَبُوْ بَكْرٍ الطَّبْرَانِىُّ (الاطراف : ج ١٢ ص ٩٧ - ٩٨)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح: ٥٨٤٠) فِیْ الْکُبْرٰی فِیْ الصَّوْمِ وَفِیْ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ (الْکُبْرٰی) وَا للّٰہ اَعْلَمْ

بَابُ ذِکْرِ الإِخْتِلاَفِ عَلٰی الزُّھْرِیْ فِیْہِ : ص٢٤٢ ج١ : کِتَابُ الصِّیَام

رَوَاہُ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّھْرِیِّ ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ھٰذَا یَعْنِیْ حَدِیْثُ ابْنِ اِسْحَاقَ خَطَأٌ وَلَمْ یَسْمَعْہُ ابْنُ اِسْحَاق عَنِ الزُّھْرِیْ وَالصَّوَابُ مَا تَقَدَّمَ ذِکْرُنَا لَہُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ ا للّٰہِ بْنُ سعْدِ قَال اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ھٰذَا الْحَدِیْثُ خَطأٌ

رقم ٢١٠٩ ص٢٤٢ ج١

حَدِیْثُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فِیْ فضْلِ رَمضَان رواہُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عطَاءِ بْنِ السَّائِب عَنْ عَرْفَجة عَنْہُ ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ھٰذَا خَطأٌ قَالَ فِی التَّعْلِیْقِ ص١٧ وجْہُ الْخطَأِ اَنْ عَرْفَجَةَ جَعَلَہُ مِنْ مُسْنَدِ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ وَالصَّوَابُ رِوَایَةُ عَرْفجة عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی ا للّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرِ عُتْبَةَ بْنِ عَرْفَجَةَ ۔ وا للّٰہ اعلم

وَتَوْضِیْحُہُ اَنَّ ھٰذَا الْخَطَأَ اِنَّمَا فِیْ رِوَایَةِ سُفْیَانَ وَاَمَّا رِوَایَةُ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِیِّ وَابْنِ فَضْلٍ وَاِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ کُلُّھُمْ عَنْ عَرْفَجةَ عَلَی الصَّوَابِ کَمَا اَخْرَجَ النَّسَائِیُّ رِوَایَةَ شُعْبَة عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَرْفَجَة وَالْفِرْیَابِیُّ عَنْ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ رِوَایَة اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عطاءِ عَنْ عَرْفَجَة عَنْ اَبِیْ عَبْدِ ا للّٰہِ ۔ رَجُلٍ مِنْ الصَّحَابَةِ قَالَ ابْنُ حَجرٍ فِیْ النُّکَتِ الظِّرَافِ : فَبِھٰذَا یَتَعَیَّنُ الصَّحَابِیُّ الَّذِیْ اُبْھِمَ فِیْ رِوَایَةِ النَّسَائِیِّ عَنْ عُتْبَةَ فَتَلَخَّصَ مِنْہُ اَنَّ الرِّوَایَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی ا للّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا اَشَارَ اِلَیْہِ الْمُعَلِّقُ مِنْ تَعْلِیْقِہِ الشَّیْخَ رَحِمَہُ ا للّٰہُ تَعَالٰی وَرَاجِعِ التَّھْذِیْبَ لاِبْنِ حَجَرٍ لِتَرْجَمَةِ عَرْفَجَةَ بْنِ عَبْدِ ا للّٰہِ السُّلَمِیِّ وَقَالَ الْمِزِّیُّ: رَوَاہُ عَرْفَجةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی ا للّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ الخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهَذَا اَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ : وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ كَانَ قَدْ تَغَيَّرَ وَاَثْبَتُ النَّاسِ فِيْهِ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَحَمَادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْرَائِيْلُ حَدِيْث رَقَمْ ٢١٥٣ ص٢٤٦ ج١

قَالَ اَبُوْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدِيْثُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا اِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَهُوَ مُنْكَرٌ وَاَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ الْغَلَطُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَاَيْضًا فِي الْمِزِّيْ .. وَلَا اَعْلَمُ رَوَاهُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ

وَكَوْنُهُ مُنْكَرًا لِاَنْ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ فِيْهِ كَلَامٌ وَالْمَعْرُوْفُ كَوْنُهُ مِنْ طَرِيْقِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وا للہ اعلم

ص ٢٤٨/ج١: بَابُ التَّقَدُّمِ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَاتُقَدِّمُوْا الشَّهْرَ ــــ الخ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ طَرِيْقِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : هٰذَا خَطَأٌ

قَالَ فِي التَّعْلِيْقِ : لِاَنَّ اَكْثَرَ الرُّوَاةِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ رَوَوْهُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ هٰذَا التَّعْلِيْلُ صَحِيْحٌ لِاَنَّ فِي الْمِزِّيِّ : بَعْدَهُ ، هٰذَا خَطَأٌ رَوَاهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ــ وَهُوَ الْمَحْفُوْظُ كَذَا فِيْ حَدِيْثِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ذُكِرَ الاخْتِلَافُ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : هٰذَا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ مُعَنْعَنَةٌ

فَتَلَخَّصَ اَنَّ يَحْيٰى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْمَحْفُوْظُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَمَا رَوَاهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَمَّا رِوَايَةُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا رَوَاهُ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَطْ

رَوَاهُ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اَيْضًا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ اَكْثَرُ الرُّوَاةِ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُرَيْرَةَ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ الدَّارَقُطْنِي بَعْدَ إِخْرَاجِ حَدِيثِهِمْ: "هٰذِهِ أَسَانِيدُ صِحَاحٌ"

فَعُلِمَ مِنْهُ أَنَّ قَوْلَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: هٰذَا خَطَأٌ مَعْنَاهُ لِأَنَّ أَكْثَرَ الرُّوَاةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّمَا رَوَاهُ أَوْلَى مِنَ التَّعْلِيقِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَمَا زَادَ الْمِزِّيُّ .. السَّكَنُ التَّعْلِيلُ الْخَطَأُ لِهٰذَا وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي يَعْلَى عَنْ عَطَاءٍ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

محمد بن موسیٰ المامونی تلمیذ امام نسائی کا بیان ہے ۷۱ ۔ کہ میں نے کچھ اصحاب سے سنا کہ وہ امام نسائی پر "الخصائص" لعلیؓ کی تالیف کے سبب طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؓ کے فضائل تو جمع کردیئے مگر فضائل شیخین جمع نہیں کئے چنانچہ میں نے امام موصوف نے اپنی پوزیشن واضح کردی اور پھر جب امام نسائی نے "فضائل صحابہ" لکھی تو کسی نے کہا:

آپ "فضائل معاویہ" کیوں نہیں لکھ دیتے تو امام نے فرمایا:

"أَيَّ شَيْءٍ أُخْرِجُ؟ حَدِيثَ اَللّٰهُمَّ لَا تُشْبِعْ بَطْنَهُ" ۷۲۔

تو سائل نے اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

نسائی کے حالات کے لئے مراجع:

المراجع: الانساب ۵۵۹/۱، المنتظم ۱۳۱/۶، الکامل فی التاریخ ۹۶/۸، وفیات ۷۷/۱، تہذیب الکمال ۹۶/۸، مختصر طبقات علماء الحدیث لابن عبدالہادی، تذکرۃ الحفاظ: ۶۹۸/۲، العبر ۱۲۳/۲، دول الاسلام ۱۸۴/۱، الوافی ۱۶/۶ب، مرءۃ الجنان ۲۴۰/۲، طبقات الشافعیہ للسبکی ۱۴/۳، البدایہ والنہایہ ۱۲۳/۱۱، طبقات القراء للجزری ۶۱/۱، تہذیب التہذیب ۳۶/۱، شذرات ۲۳۹/۲ الرسالہ المستطرفہ ۱۱۔۱۲ اور تاریخ بغدادی ۳۳۰/۲ —— !

(۷۱) النبلاء ۱۲۹/۱۴ (۷۰) دیکھئے میزان الاعتدال ج ۴ ص ۱۳۲، تہذیب التہذیب

(۷۲) راجع للحدیث "مسند الطیالسی" برقم ۲۶۸۸ من طریق ابی عوانہ واخرجہ مسلم برقم (۲۶۰۴) فی البر والصلہ بلفظ آخر عن شعبہ۔ انظر انساب الاشراف ۱۲۵/۴، ۱۲۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ